ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

16/39

میراثِ پدر

حضرت مولانا عبید اللہ انور کی گرفتاری سے متاثر ہو کر

یہ ذکر و فکر، یہ حق گوئی و وفا کیشی
یہ درسِ سنت و قرآں، یہ فقر و درویشی

یہ فکرِ دین، یہ ہمت، یہ صبر، یہ ایثار
یہ ذوق و شوقِ جہاد، اور یہ جذبۂ احرار

یہ صبح و شام، غمِ سربلندیٔ اسلام
یہ پاسداریٔ حق، اتباعِ خیرِ انام

یہ حسنِ خلق، یہ غیرت، یہ پاسِ خودداری
یہ دن کے درسِ محبت یہ شب کی بیداری

یہ معرفت کے مزے، کیف و مستیٔ ایماں
یہ سوزِ سینہ کی لذت، یہ لطفِ اشکِ رواں

ملی پدرؒ سے یہ میراثِ لازوال تجھے
کہوں نہ کیوں نہ پیار سے احمد علیؒ کا لال تجھے

خدائے پاک ترے سائے کو دراز کرے
ترا غلام امینؔ کیوں نہ تجھ پہ ناز کرے

سید امین گیلانی شیخوپورہ

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان مرکزی دفتر چوک رنگ محل لاہور فون ۶۷۷۱۵

ارسال کردہ
عبدالقیوم صاحب انڈسٹریل ایریا ہری پور

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمود اور اُن کے مخالفین

تحریر:۔ مولانا غلام غوث ہزاروی

(بشکریہ ماہنامہ تبصرہ لاہور جنوری ۱۹۷۰ء)

ملک میں ایسے حضرات کم پیدا ہُوا کرتے ہیں جو جامع حیثیت کے مالک ہوں۔ یہ اللہ کی دین ہے جس کو عطا فرمائیں۔

اس وقت ملک میں حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہٗ ان کے گنے چنے اکابر دین میں سے ہیں جو کفر و الحاد اور لادینیت و سامراج کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں روشنی کے مینار کی حیثیت رکھتے ہیں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے کون ناواقف ہے۔ صرف ہند و پاکستان میں ہی وہ معروف و قابل احترام نہیں ہیں بلکہ تمام عرب ممالک کے علماء دین نہ صرف ان کو پہچانتے ہیں بلکہ اُن کی قابلیت کا لوہا مانتے ہیں۔

(۱) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مفتی اعظم ہیں۔ اور ایسے حق گو مفتی کہ اگر اُن کا وجود مسعود نہ ہوتا تو آج پاکستان کے مسلمان مشینی ذبح کا جھٹکا حلال سمجھ کر کھاتے رہتے۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی) نے تو اس کے کھانے کا مسئلہ کراچی "البنات" میں لکھ ہی دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ بھلا کرے مفتی محمود صاحب کا کہ انہوں نے اس [illegible] کر فضل الرحمٰن اور مفتی محمد شفیع صاحب [illegible] حکومت نے تو مشینیں [illegible] ہیں۔

(۲) حضرت مفتی صاحب مفتی ہونے کے علاوہ محدث ہیں۔ آپ مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے شیخ الحدیث ہیں۔ روزانہ درس بخاری شریف دیتے ہیں۔

(۳) ان علمی مشاغل کے سوا آپ کو پابندی سے پنجوقتہ نماز . . . اور جمعہ کا خطبہ دینا ہوتا ہے

(۴) پھر اب ملک کا تبلیغی اور سیاسی دورہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ اور نہ صرف قرب و جوار بلکہ ملک کے دور دراز حصوں کو اپنے فیوض سے سیراب کرتے رہتے ہیں۔

(۵) آپ کے کندھوں پر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی نظامت کا بار گراں بھی پڑا ہُوا ہے اور آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے علماء دین کی اس کشتی کو طوفان سے گذارتے چٹانوں سے ٹکراتے ہوئے آگے بڑھایا بلکہ ساحل مقصود کے قریب پہنچایا ہے۔

(۶) آپ کو ملتان شہر اور ضلع کی سیاست پر بھی نظر رکھنی پڑتی ہے اور شہر اور ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی اصلاحی سیاست کو بھی کامیاب کرنا ہوتا ہے۔

(۷) آپ شیر دل اور دلیر خدائی سپاہی ہیں۔ میدان سیاست کے شاہسوار ہیں۔ آپ نے اپنی گذشتہ قومی اسمبلی کی ممبری کے زمانہ میں ڈیڑھ ممبران کے سامنے ڈیڑھ گھنٹہ وہ جامع مانع مدلل اور فاضلانہ تقریر فرمائی، جس پر تمام حاضرین عش عش کرنے لگے اور ڈپٹی سپیکر کو آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہونا پڑا۔ اور اس طرح آپ نے اسلام کے قانون کا رعب بٹھا کر ایوبی عائلی قوانین کے پرخچے اڑا دیئے۔

(۸) آپ نے قومی اسمبلی میں ملکی مسائل پر سیر حاصل تبصرے فرما کر مسلمانوں کو یقین دلا دیا کہ علماء حق عمل کے ہر میدان میں سب سے آگے ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

(۹) آپ نقشبندی خاندان میں دو طریقوں سے خلیفہ مجاز ہیں، جس کا بہت کم لوگوں کو علم ہے۔

(۱۰) آپ سبعہ قرأت کے ماہر قاری ہیں، اور قرآن پاک سے خاص مناسبت رکھتے ہیں۔

(۱۱) ان تمام امور کے ساتھ ساتھ آپ تمام پاکستان کے وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ ان کے سالانہ امتحانات اور دیگر انتظامات آپ کے مرہونِ منت ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہٗ نیو ٹاؤن کراچی اور حضرت مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

(۱۲) آپ انتہائی حلیم نرم مزاج، بلند اخلاق اور صبر و استقامت کے مجسم نمونہ خادم دینِ رسول ہیں

(۱۳) نصرانی دنیا جو تیرہ سو سال تک اسلام سے نبرد آزما رہی۔ آپ کے ہاں سب سے زیادہ مبغوض ہے۔ اس نصرانی دنیا یعنی یورپ کی نمائندگی آج کل امریکی سامراج کر رہا ہے۔ جس کے خلاف حضرت مفتی صاحب موصوف نبرد آزما ہیں اور امریکی چوہوں کی نشاندہی اور یہودی نوازوں کی سرکوبی میں مصروف ہیں۔

(۱۴) باوجودیکہ آپ کو چند خطرناک بیماریاں لاحق ہیں۔ مگر آپ کے ان دینی مشاغل میں کمی نہیں آ رہی۔

(۱۵) آپ نے موتمر عالم اسلامی منعقدہ قاہرہ میں مسلسل تین سال جا کر اسلام اور پاکستان کی بہترین نمائندگی کرتے ہوئے علم و فضل کی دھاک بٹھا دی ہے۔ کیا اس طرح کی جامع ہستیاں روز پیدا ہوتی ہیں۔ کتنا خوش قسمت ہے وہ ملک جس میں یہ حضرات موجود ہیں۔ اور کتنی خوش قسمت ہے جمعیۃ علماء اسلام جس کو ایسے راہنما میسر ہیں۔

آپ کے مخالف

مگر تماشا دیکھئے کہ آپ کی مخالفت کرنے پر بعض لوگ ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ آپ کی مخالفت کون کون کرتا ہے۔

(۱) جو امریکہ کے ایجنٹ یا سامراجی چوہے ہیں یہ لوگ اکثر اپنا حق نمک ادا کرنے کے لئے حضرت مفتی صاحب کی مخالفت کرتے ہیں۔

(۲) جن کو جھوٹ بولنے اور افترا کرنے میں مزا آتا ہو۔ جیسے ایک ہفت روزہ نے یہ لکھ مارا کہ حضرت مفتی صاحب نے ۱۹۴۲ء میں مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں یہ فتویٰ دیا کہ مسلم لیگی لڑکی سے نکاح حرام ہے اور اس سے جو اولاد ہوگی وہ حرامی ہوگی حالانکہ اس وقت نہ تو مدرسہ قاسم العلوم بنا تھا اور نہ ہی حضرت مفتی صاحب ملتان تشریف لائے تھے اس قسم کا فتویٰ تو کوئی ادنیٰ عالم بھی نہیں دے سکتا چہ جائیکہ حضرت مفتی صاحب جیسے متقی اور محتاط عالم دین۔ بیسیوں بار اس بہتان کی تردید کی گئی مگر امریکی چوہے اس کو بار بار شائع کرتے اور تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ کتے کی دم ہیں جس کو بارہ سال لوہے کی نلکی میں بند کر رکھو جب نکالو پھر ٹیڑھی ہوگی۔ (باقی صہ ۵ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

مدیر
زاہد الراشدی

جلد ۱۶	جمعہ ۷ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء قیمت ۵۰ پیسے	شمارہ

سیاست میں تشدد کا رجحان

• — قلات سے آمدہ ایک رپورٹ کے مطابق مستونگ میں جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے امیر اور صوبائی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر حضرت مولانا شمس الدین صاحب پر غنڈوں نے قاتلانہ حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ان کے کچھ ساتھی زخمی ہو گئے۔ مگر الحمد للہ کہ مولانا شمس الدین کو کوئی گزند نہ پہنچا۔

• — ملک کے نامور راہنما محب وطن سیاست دان اور قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد خان عبدالولی خاں صاحب کی جیپ پر شیرگڑھ (مردان) کے قریب غنڈوں نے فائرنگ کر دی جس کے نتیجہ میں خان موصوف کے ایک رفیق سفیر نصیر خاں موقع پر شہید ہو گئے اور دوسرے ساتھی زخمی ہو گئے، مگر خدا کا شکر ہے کہ یہاں بھی غنڈوں کا نشانہ خطا گیا اور جناب عبدالولی خاں مامون و مصئون رہے۔

• — مریدکے ضلع شیخوپورہ میں متحدہ جمہوری محاذ کے جلوس پر غنڈوں نے فائرنگ اور پتھراؤ کیا۔ جس سے ضلعی جمعیۃ کے قائمقام امیر اور محاذ کے سیکرٹری ڈاکٹر عبدالحق تارڑ اور ان کے ساتھی زخمی ہو گئے۔ اسی طرح کمالیہ ضلع لائلپور میں بھی متحدہ جمہوری کے جلوس میں غنڈہ گردی کا مظاہرہ ہوا۔

ملک کے مختلف حصوں میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے رونما ہونے والے یہ واقعات جس صورت حال کی غمازی کر رہے ہیں اس کا اندازہ کرنا کوئی مشکل نہیں، خصوصاً جبکہ غنڈہ گردی کے ان افسوسناک واقعات میں نشانہ اپوزیشن اور خصوصاً متحدہ جمہوری محاذ کے راہنما اور کارکن بنے ہیں۔

ہم نے سیاسیات میں تشدد اور غنڈہ گردی کے رجحان کی ہمیشہ مذمت کی ہے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ سیاست کا کاروبار اگر تشدد کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے تو پھر سیاست "ہٹلر ازم" اور "چنگیزیت" سے مختلف چیز نہیں رہتی اور ہماری بدقسمتی ہے کہ کوتاہ اندیش حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کے باعث رفتہ رفتہ ہم اسی منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اس کڑوے پھل کا تلخ ذائقہ چکھ لینے کے بعد بھی ہمارے مہربانوں کی رغبت ہے کہ دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہے۔

ایک مسلمہ اصول ہے کہ سیاسی مسائل کو تشدد کے ذریعہ دبانے کا نتیجہ منافرت و افتراق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ تاریخ اس قسم کے بے شمار شواہد سے بھری پڑی ہے اور اس امر سے بھی انکار کی گنجائش نہیں کہ آئینی و قانونی تحریکات کو جبر و تشدد کے ذریعہ دبانے سے وہ انڈر گراؤنڈ چلی جاتی ہیں اور بسا اوقات مجبور و لاچار ہو کر قانون کا دامن تھامے رکھنا بھی ان کے بس میں نہیں رہتا۔

حقوق و مفادات کی جس آواز کا گلا پارکوں اور بازاروں میں لاٹھی اور گولی کے ذریعہ گھونٹنے کی کوشش کی گئی۔ اس آواز نے ہمیشہ مٹنے کی بجائے چور دروازوں سے حکومت کے ایوانوں میں گھس کر حکمرانوں کا چین و آرام حرام کیا ہے۔ یہ باتیں سیاسی زندگی کے مسلمات میں سے ہیں۔ کوئی ذی فہم ان سے اعراض نہیں کر سکتا۔ اور ان مسلمات سے آنکھ بند کر لینے کا ہی نتیجہ ہے کہ ہم اپنے ملک کے بڑے حصے سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں ہمارے لئے تعجب کا مقام یہ نہیں کہ پاکستان میں ایسا کیوں ہو رہا ہے کیونکہ ہماری ربع صدی کی قومی زندگی اسی قسم کی سیاست سے عبارت ہے، محض اختلاف رائے پر غداری کے فتوے، سیاسی مخالفین پر ملکی سالمیت کے تحفظ کے قانون کے تحت جھوٹے مقدمات، اور سیاسی حریفوں کو گولی کے ذریعہ راستہ سے ہٹانے کے واقعات اس ملک میں اتنی کثرت سے ہوئے ہیں کہ اب غداری اور ملکی سالمیت کے الفاظ اپنے معانی سے محروم ہو چکے ہیں اور سیاسی قتل کوئی غیر معمولی بات نہیں رہی۔ ہمیں تو حیرانی اس بات پر ہوتی ہے کہ حکمران پارٹی کے سربراہ اور ملک کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو اچھے بھلے زیرک اور دانا سیاستدان ہیں، بین الاقوامی قانون کے معلم رہے ہیں۔ قوموں کے عروج و زوال حکمرانوں کی اکھاڑ پچھاڑ اور سیاست کے نشیب و فراز پر ان کی نگاہ ہے۔ مگر اس کے باوجود حقائق کو نظر انداز کرنا ان کے لئے معمولی بات ہے۔ آخر پاکستان کے اقتدار کی کرسی میں کون سا طلسم چھپا ہوا ہے کہ اس پر جو بیٹھتا ہے وہ اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔

بہرحال ہم غنڈہ گردی کے ان افسوسناک واقعات کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکمرانوں سے یہ عرض کریں گے کہ خدا کے لئے نوشتۂ دیوار پڑھیں اور تشدد اور غنڈہ گردی کا راستہ ترک کر کے امن و سلامتی کی راہ اپناتے ہوئے عوام کے جمہوری و سیاسی مطالبات تسلیم کریں۔

نیز ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا شمس الدین اور خان عبدالولی خاں پر حملوں کی عدالتی تحقیقات کرا کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

ارشادات :- قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود

رپورٹ
مولانا سعید الرحمن علوی

ظلم کے ساتھ مفاہمت بھی ظلم ہے

۵ ر ستمبر کو شام ۷ بجے مکرم قاری سعید الرحمن صاحب کا راولپنڈی سے دستی گرامی نامہ ملا کہ قائد جمعیۃ مفکر اسلام حضرت العلام مفتی محمود زید مجدہم ضلع کیمبل پور کے علیل امیر جماعت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب کی عیادت کے لئے صبح ۸ بجے تشریف لا رہے ہیں، میری درخواست پر انہوں نے حضرو میں کارکنوں سے مختصر خطاب کی درخواست قبول کر لی ہے۔ جس کے بعد وہ بہبودی حضرۃ الامیر سے ملیں گے اور پھر پشاور تشریف لے جائیں گے۔

وقت انتہائی مختصر تھا، تاہم اپنی ہمت کے مطابق اطلاعات بھجوا دی گئیں اور اگلی صبح کی اس مقدس ساعت کا انتظار شروع کر دیا۔ جس میں خاندان ولی اللّٰہی کی فکر کا علمبردار قاسمی و محمودی جذبات حریت کا وارث اور قافلہ حق کا حدی خواں آفتاب و ماہتاب بن کر اپنی ضو فشانیاں سے سرزمین چھچھ کو منور کرے گا۔

اگلی صبح ۸½ بجے قائد محترم کی گاڑی حضرو کے گیٹ پر تھی۔ احقر اور جناب محمد یعقوب بٹ نے آگے بڑھ کر قائد محترم کو خوش آمدید کہا۔

شیخ الاسلام حضرت مدنی اور شیخ التفسیر حضرت لاہوری قدس سرہما کی تحریک حریت و اسلامیت کا سالار بٹ صاحب کے مکان پر پہنچا۔ جہاں عبدالرحمن صاحب بٹ نے ناشتہ کا انتظام کر رکھا تھا۔ ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد ۹½ بجے آں محترم جامع مسجد مرکزیہ تشریف لائے۔ جہاں انتہائی مختصر وقت کے باوجود جماعتی کارکن اور عام شہری کئی سو کی تعداد میں موجود تھے۔

قائد محترم نے ایک گھنٹہ سے زائد خطاب فرمایا حقیقت یہ ہے کہ آپ کا خطاب دریا کی روانی کی طرح اپنے اندر ایک خاص شان رکھتا تھا۔ مکمل خطاب سے قطع نظر آپ نے چیدہ چیدہ ارشادات کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد وحید پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کا قیام ہے۔ اس کے بغیر ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔

(۲) اسلام کے نظام عدل کے قیام کے لئے بڑی شدید اور سخت محنت کی ضرورت ہے۔ بغیر محنت یہ کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔

ہم نے اسی محنت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مسجدوں اور مدرسوں (باوجودیکہ وہ کام بھی بڑی اہمیت کے ہیں) سے نکل کر پالیسی ساز اداروں پر قبضہ کرنے کا پروگرام بنایا تاکہ ہم مؤثر سیاسی طاقت کے ذریعہ نظام کو بدل سکیں کہ آج کے دور میں بغیر سیاسی قوت تبدیلی ناممکن ہے۔

جہاں تک بیرونی کفر و الحاد کا تعلق ہے۔ اس کے مقابلہ کے لئے سامان حرب و ضرب کی ضرورت ہے لیکن "اندرونی کفر و الحاد، بیدینی اور زندقہ" کے مقابلہ کے لئے سیاسی قوت کی ضرورت ہے کہ اس محاذ پر اسی ہتھیار سے مقابلہ ممکن ہے۔

(۳) اس آئین میں پہلی مرتبہ اسلام کو ریاست کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے اور ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ یہ ہماری محنت اور ہماری مؤثر طاقت کے نتیجہ میں ہوا۔ اللہ کی رحمت نے دستگیری کی اور ہم یہ منوانے میں کامیاب ہو گئے۔

مزید یہ کہ اس طریق سے "قادیانیت" کا مسئلہ ہم نے پر حکمت پالیسی سے حل کرا لیا۔ اور میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ اگر دیانتداری سے آئین پر عمل ہو تو اس مسئلہ کا شافی حل سامنے آ جائے گا۔ لیکن بدقسمتی سے چونکہ آئین پر عمل نہیں ہو رہا۔ لہٰذا اس ٹولہ کی طرف سے ملک کو سنگین خطرہ ہے۔ کیونکہ یہ ملک کی معاشیات پر بری طرح چھائے ہوئے ہیں۔

(۴) موجودہ آئین کے متعلق میری دیانتدارانہ رائے یہ ہے کہ اگر ایک "مرد مومن" اور "رجل رشید" قسم کا آدمی اسے چلانے والا ہو، تو اس آئین سے اسلام کے نظام عدل کے تقاضے بہت حد تک پورے ہو سکتے ہیں، اور اگر بھٹو صاحب ہی اس کے چلانے والے ہوں تو پھر اس آئین سے ملک و قوم کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ بدقسمتی سے وہ اس پر عمل نہیں کر رہے جس کی متعدد مثالوں میں سے ایک مثال بلوچستان کی ہے۔

انہوں نے مری مذاکرات میں اپنی ناکامی کا اعتراف باین الفاظ کیا کہ میں اپنی سیاسی ڈائری میں لکھوں گا کہ میں ہر قسم کے ہتھکنڈوں کے باوجود بلوچستان میں اکثریت پیدا نہیں کر سکا اور ان لوگوں نے مجھے شکست دے دی لیکن جب میں نے کہا پھر آپ آئینی حکومت بحال کر کے آئین پر عمل کیوں نہیں کرتے تو جواباً کہا "چھڈ یار آئین تے کون عمل کر دا"۔

بلوچستان گورنمنٹ کا توڑنا، اقلیتی حکومت بنانا، گورنر سے بعد از وقت بجٹ پاس کروانا منتخب نمائندوں کو جیل میں ڈالنا یہ آئین پر عمل کی مثالیں ہیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ یہ ہو تو آئین کا کچھ بھی نہیں۔

اس مرحلہ پہ مفتی اعظم نے واضح کیا کہ صوبوں میں ہماری اکثریت کو نہ ماننے والو ہم مرکز میں تمہاری اکثریت کو نہیں مانتے۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

(۵) آپ نے آئین کمیٹی کی روداد سنائی اور واضح کیا کہ ہم نے کن مشکلات سے صدر کے ساتھ وزیر اعظم کے لئے مسلمان کی شرط لگائی اور کس طرح بعض مرکزی وزراء نے حدیث کی حجیت کا دبے لفظوں میں انکار کر کے قرآن سے مسلمان کی تعریف کا مطالبہ کیا۔ لیکن ہم نے بحمدہٗ سورۂ بقرہ کی پہلی آیتوں سے مسلمان کی تعریف بشمول مسئلہ ختم نبوت ثابت کی۔ جو صدر و وزیر اعظم کے حلف میں شامل ہے (اس روداد کو فی الحال چھوڑا جا رہا ہے کہ بعض پردہ نشین ننگے ہو جائیں گے)

(۶) مجھے وزارت سے مستعفی ہونے کے بعد ہزاروں قسم کے پاپڑ بیل کے بلایا اور کہا کہ آپ استعفیٰ واپس لے لیں اور اب حکومت کریں۔ کیونکہ مجھے اعتراف ہے کہ میں نے اب تک آپ کو حکومت نہیں کرنے دی۔ لیکن میں نے اصول کی خاطر ترغیب و ترہیب کے سب ہتھکنڈوں کو ٹھکرا دیا۔ ہمارا مطالبہ آج مانا جائے تو ہم دکھا دیں گے کہ سرحد میں بھی ہماری اکثریت ہے۔

(۷) امریکہ جاتے جاتے مذاکرات کی پیشکش کو قائد محترم نے ٹھکراتے ہوئے فرمایا۔ پہلے مذاکرات اور وعدوں کا کیا ہوا؟ مری مذاکرات میں گل خان نصیر اور میجر جیلانی کی باضمانت رہائی کا وعدہ پیرزادہ کو لکھوایا لیکن؟ اب تو بغیر ہماری شرائط ماننے مذاکرات کا سوال ہی نہیں

(۸) آپ نے موجودہ پرامن تحریک کے سلسلہ میں محاذ و جمعیۃ کا موقف واضح کیا اور فرمایا کہ ہم اپنے بنیادی حقوق سے دستبردار نہیں ہو سکتے۔ دفعہ ۱۴۴ کا مقصد ہماری زبانوں کو روکنا ہے۔ لیکن ہمارا فیصلہ ہے کہ ہم زبانیں کھولیں گے۔ چاہے کچھ ہو۔ اس کے علاوہ تحریک کا کوئی مقصد نہیں۔ اخبارات، ریڈیو۔ ٹی، وی سب تمہارا پروپیگنڈا اور ہمارے جلسے بھی مشکل؟

(۹) آپ نے واشگاف لفظوں میں اعلان کیا کہ ظلم کے ساتھ مفاہمت ناممکن اور ظلم ہو گا۔ تیسری کوئی راہ نہیں۔

بعد میں آپ بہبودی تشریف لے گئے۔ امیر ضلع سے ایک گھنٹہ تفصیلی بات چیت کی۔ بعد میں قاری سعید الرحمن کے یہاں کھانا کھایا اور ۲ بجے کے قریب قاری سعید الرحمن اور مولانا سمیع الحق سمیت پشاور تشریف لے گئے۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

عبدالحفیظ تلخ راولپنڈی

ہمارے ملک کی بدقسمتی ملاحظہ فرمایئے کہ ہمارے بُرے اعمال کی بدولت ملک کا آدھا حصہ ہم سے کٹ گیا۔ ملک کی آدھی سے زیادہ آبادی نے پاکستان سے "بغاوت" کر کے ایک نئے ملک کی بنیاد ڈال دی۔ ایک اسلامی مملکت کو قائم کرنے کے لئے جن بنگالیوں نے باقی مسلمانوں کی نسبت زیادہ قربانیاں دیں "غلط منصوبہ بندی" کی بدولت وہی بنگالی ایک "سیکولر سٹیٹ" بنانے کے لئے لاکھوں انسانوں کی قربانی دیتے ہوئے "دشمن" کو زبردست نقصان پہنچا کر اپنے "مقصد" میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس "افراتفری" کے عالم میں ہزاروں پاکستانی ماؤں کے جگر کے ٹکڑے ان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بچھڑ گئے۔ ہزاروں بچے یتیم ہوئے۔ اور ہزاروں سہاگ اجڑے۔ ایک لاکھ کے قریب جیالے بھارت کی قید میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے لئے رسمی طور پر غم و غصے کا اظہار کیا گیا۔ اس کے بعد وہی "پرانے دن" لوٹ آئے سرعام بوس و کنار کے الزام میں "کنوارے جوڑوں" کو گرفتار کیا جانے لگا۔ "وے جھد میری بیٹی نہ مروڑ" اور "آ سینے نال لگ جا ٹھاہ کر کے" قسم کے گانے کوٹھے کی منڈیروں پر سے "باواز بلند" لاؤڈ اسپیکر سے سنے جانے لگے۔ پاکستانی "غم زدہ بھائیوں" کو بہلانے کے لئے ترکی کی فاحشہ عورتیں مس ناڈیا، مس کیٹی اور مس قلوپطرہ کے نام سے اپنے "فن" کا مظاہرہ کرنے کے لئے آئیں عریاں اور نیم عریاں فلموں کے گھچا گھچ تے ڈزاڈز شو بلا روک ٹوک دکھائے جانے لگے۔ جنسی اشتعال دلانے والا لٹریچر سرعام فروخت ہونے لگا۔

اس سے بھی بڑھ کر روٹی، کپڑا اور مکان فراہم کرنے کے وعدے کرنے والی اسلامی جمہوری اور سوشلسٹ پارٹی کے وہ مضحکہ خیز کارہائے نمایاں جو اس نے غریبوں کو مذکورہ ضروریاتِ زندگی دینے کے سلسلے میں سرانجام دیئے۔ ملک کی "ترقی" "خوشحالی" میں اہم مقام رکھتے ہیں سب سے پہلے "عوامی تحریک" کو تقویت بخشنے والے جمہوری اور عوامی حکومت کے قیام کے لئے اپنے خون کو پانی کی طرح بہانے والے، ایوب آمریت کا جواں مردی سے مقابلہ کرتے ہوئے ملک کی سڑکوں پر غنڈوں اور "کرائے فورس" کی لاٹھیاں کھانے والے پستولوں اور رائفلوں کی گولیوں کو اپنے سینوں پر روکنے والے اور ظالم و جابر استحصالی ٹولے کو عوام کی بے پناہ طاقت کے سامنے جھکنے پر مجبور کرنے والے مزدوروں اور طالبعلموں کے خون سے جس طرح ہولی کھیلی۔ اس کی گواہی آج بھی کراچی کی سڑکیں دے رہی ہیں۔ آج بھی ان مزدور شہیدوں کے بچوں کو دیکھ کر انگریزوں اور نازیوں کے مظالم بھول جاتے ہیں۔ وہ مزدور اور ہاری جنہوں نے سانگھڑ میں بھٹو کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو موت کی آغوش میں دے دیا۔ ان مزدوروں اور کسانوں پر بھٹو حکومت کے پولیس کے سپاہیوں کی گولیاں چلنا احسان فراموشی نہیں تو پھر اور کیا ہے؟

طوفانی سیلاب پنجاب کے بیشتر علاقوں کو تاراج کر چکا ہے۔ سیالکوٹ، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، وزیر آباد اور دوسرے علاقوں میں سیلاب نے جس طرح تباہی مچائی ہے۔ اس کا اندازہ ہم اخباری خبریں پڑھ کر ہی لگا سکتے ہیں۔ مگر دوسری طرف ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل میں "مس چکوری" اور دوسرے غیر ملکی جوڑے کے ڈانس اور "فن کے مظاہرے" کی خبریں پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے اس قوم کے "بڑوں" کے دل میں "ہمدردی" نام کی کسی "چیز" کا وجود نہیں ہے۔ تصویر کے ایک رخ میں ہمارے ایک لاکھ بھائی خاردار تاروں کے پیچھے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے اپنے وطن لوٹ جانے کے لئے بے تاب ہیں۔ اور یہاں اُن کے بیوی بچے اور دوسرے رشتہ دار اُن کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیقرار ہیں۔ اور اب سیلاب نے جس طرح سارے پنجاب کے نظام کو درہم برہم کر کے رکھ دیا ہے۔ اس سے غریب جس طرح متاثر ہوا۔ اس کا اندازہ صرف صرف غریب ہی کر سکتا ہے۔ مگر تصویر کے دوسرے رخ کو دیکھیئے۔ کہ ہمارے حکمرانوں کو شراب و کباب کی محفلوں سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ ان کی راتیں فاحشہ اور بدکار طوائفوں کے پہلو میں گذرتی ہیں۔ بھوکے اور ننگے عوام اگر اپنی بنیادی ضروریات کا مطالبہ کرتے ہیں تو ان کی آواز کو لاٹھیوں اور گولیوں کے شور میں دبا دیا جاتا ہے۔ مفلسی کے مارے "عبدالعزیز" نے دارالحکومت میں بھوک سے تڑپتے ہوئے اپنے بچوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مگر ہمارے حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ انہیں اگر مطلب ہے تو اپنے اقتدار سے جوڑ توڑ سے ــــ اور اپنی زندگی کے عیش کے لمحات کو طویل تر بنانے سے۔

مگر "انقلاب کے قائد" بھٹو صاحب! اقتدار آنی جانی چیز ہے۔ آپ تاریخ کے طالب علم رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ خدا کی اس سرزمین پر بڑے بڑے سرکش اور جابر و ظالم لوگوں نے خدا کے احکامات کو پس پشت ڈالا۔ اور غریبوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے تو اللہ تعالے نے اُن حکومتوں کو اس طرح صفحۂ ہستی سے مٹا دیا کہ آج اُن کے نام تک سے کوئی واقف نہیں، جنہیں "باقی" رکھا۔ وہ آج بھی عبرت کے لئے مصر کے عجائب خانے میں موجود ہیں۔ آپ بھی سینکڑوں مزدوروں کو کراچی میں اس دنیا سے "فارغ" کر چکے ہیں۔ بلوچستان میں ہزاروں بے گناہوں کو حق کا ساتھ دینے کے جرم میں شہادت کے جام پینے پر مجبور کر چکے ہیں۔ حالانکہ بھارت کے ہاتھوں اتنی بڑی شکست کھانے کے بعد آپ کو لہو و لعب کی زندگی کو چھوڑ دینا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جن لوگوں کے دلوں میں انتقام لینا کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔ پھر وہ سر میں تیل لگانا، بیوی کے پاس جانا اور بستر پر سونا چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہ ہر تقریب میں ہنستے مسکراتے برآمد ہوتے ہیں۔ قوم کا کروڑوں روپیہ جشنوں اور سلور جوبلیوں کی نذر کر دیتے ہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ اسلام جمہوریت اور سوشلزم کے نام پر غریبوں کا استحصال بند کر دیا جائے۔ شراب، جوا اور گھوڑ دوڑ وغیرہ پر پابندی لگا دی جائے۔ عریانی و فحاشی کا خاتمہ کرنے کے لئے اپنے گھر سے ابتدا کی جائے۔ اور "بے لگام" عورتوں کو پردہ میں بٹھا دیا جائے تو آپ کی حکومت بچ سکتی ہے ورنہ خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔

سعودی عرب میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے

اہل اسلام خصوصی توجہ فرمائیں

حکومت سعودی عرب نے سعودی عرب میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع قرار دے رکھا ہے اور جن افراد کے بارے میں حکومت کو علم ہو جائے، انہیں وہاں داخل ہونے سے روک دیا جاتا ہے۔ مگر اس کے باوجود قادیانی حضرات اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اور اصل مذہب چھپا کر حج بیت اللہ شریف کے لئے چلے جاتے ہیں، اس لئے جملہ اہل اسلام سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں نگاہ رکھیں۔ اگر کوئی قادیانی چوری چھپے حج کے لئے جا رہا ہو، تو اس کے بارے میں مکمل کوائف اہل محلہ کے حلفیہ بیانات سمیت سعودی عرب کے سفارت خانہ اسلام آباد، مرکزی وزیر حج و اوقاف اور حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی جامعہ عربیہ چنیوٹ ضلع جھنگ کے نام ارسال فرمائیں اور سعودی عرب کے قونصل خانہ کو تار کے ذریعہ مطلع کریں۔ از راہ کرم اس سلسلے میں سستی نہ فرمائیں۔

منجانب شعبہ تبلیغ جمعیۃ علماء اسلام پنجاب

سیلاب زدگان کی امداد

جمعیۃ علماء اسلام نواں جنڈانوالہ کی طرف سے سیلاب زدگان میں ایک ہزار روپیہ تقسیم کیا گیا اور بہت سے لوگوں کو ان کی ضرورت کے کپڑے اور برتن بھی دیئے گئے۔

(محمد یوسف ناظم جمعیۃ علماء اسلام جنڈانوالہ)

ارشادات مولانا سید شمس الدین

علم ہی انسانیت کی زینت ہے

(ضبط و تحریر جناب منظور احمد کوئٹہ)

جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے امیر مولانا شمس الدین زیارت کے نزدیک منّا کے مقام پر مولانا جان محمد کے مدرسہ انوار العلوم کی سالانہ دستار بندی کے لئے تشریف لے گئے ان کے ہمراہ مجلس شوریٰ کے رکن جناب حاجی سید سیف اللہ صاحب اور رضاکاروں کے سپہ سالار جناب مولوی عبدالمنان صاحب، صوبائی جمعیۃ کے سیکرٹری اطلاعات منظور احمد اور جمعیۃ کے رکن محمد رفیق بھٹی جمعیۃ طلباء اسلام کے صوبائی امیر مولانا شیر محمد صاحب قاسمی بھی تھے۔

جس وقت مولانا شمس الدین اپنے رفقا کے ساتھ منّا پہنچے تو علاقہ کے بے شمار لوگوں نے جو کہ منّا، زیارت، زرمے سے یہاں جلسے میں شمولیت کے لئے آئے تھے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ مدرسہ کے طلباء دو رویہ قطار در قطار ہاتھوں میں لکڑی کی بندوقیں لئے ہوئے مولانا محمد شمس الدین صاحب کو سلامی دے رہے تھے۔ یہ وقت نہایت ہی پرشکوہ تھا سلامی کے بعد جہاں ایک خصوصی پنڈال میں تشریف لے گئے اور جلسے کی کارروائی ۱۲ بجے دوپہر شروع ہوگئی۔ سکول کے بچوں نے پہلے پہلے چند مختصر تقاریر کیں۔ جن طلباء کی دستار بندی ہوئی۔ انہوں نے فرداً فرداً تقریر کی اور اس کا عہد کیا کہ ہم اسلام کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینگے۔ اور آپ نے دستار بندی کر کے بھاری ذمہ داریاں ہمارے کندھوں پر ڈال دی ہیں۔ دعا کریں کہ ہم ثابت قدم رہیں۔ اور جو کچھ ہم نے پڑھا ہے اسے بچوں تک صحیح معنوں میں پہنچا سکیں۔

اس کے بعد مولانا شیر محمد قاسمی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام، اسلامی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام کے شانہ بشانہ ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے دینی مدرسے بہت ہی تنگدستی کا شکار ہیں اور طلباء کو بہت سے مسائل درپیش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اسلامی جمہوریہ ہونے کے باوجود ان دینی مدارس پر کوئی خاص توجہ نہیں جا رہی۔ انہوں نے کہا کہ بے شمار کالج اور سکول حکومت کے سرمایہ سے چل رہے ہیں۔ مگر دینی درسگاہوں کو اس طرح کی امداد سے محروم رکھنا سراسر ناانصافی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ دینی مدارس کے طلباء کو وہ رعائتیں دی جائیں۔ جو کہ دوسرے سکولوں اور کالجوں کے طلباء کو حاصل ہوں۔

مولانا عبدالمنان صاحب نے اپنی تقریر میں دینی علم حاصل کرنے کے متعلق زور دیا اور کہا کہ ہم اپنے بچوں کو دنیاوی تعلیم دلانے کے لئے توجہ دیتے ہیں۔ مگر دینی تعلیم سے بچے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس دور دراز علاقہ میں یہ دینی درسگاہ یہاں کے بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کر رہی ہے۔ انہوں نے بلوچستان حکومت سے مطالبہ کیا کہ دینی درسگاہوں کی حالت زار پر رحم کیا جائے اور اگر واقعی پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے تو پھر یہاں اسلامی درسگاہوں کے ساتھ یہ دشمنی کیوں؟ انہوں نے کہا کہ ہر حال میں یہ مدارس اپنے وسائل سے کام لیکر بچوں کو اسلام سے نزدیک رکھنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام سارے پاکستان میں ایک صحت مند معاشرہ اور اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے نہ صرف کوشش کرے گی بلکہ اپنے تمام وسائل استعمال کرے گی۔

انہوں نے کہا کہ گذشتہ الیکشن میں لوگوں نے بھاری تعداد میں جمعیۃ کو ووٹ دے کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ اسلامی قوانین کے نفاذ اور صحیح مسلم معاشرہ کے قیام کے لئے جمعیۃ کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے حکومت سازی کے لئے الیکشن نہیں لڑا، بلکہ ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ اور اسلام کی بالادستی کے لئے الیکشن لڑا تھا انہوں نے طلباء کو کہا کہ وہ اپنے فارغ وقت میں اپنی تعلیم کے علاوہ دنیاوی تعلیم پر بھی توجہ دیں۔ انہوں نے مدرسہ کے کارکنوں کو مبارکباد دی، جنہوں نے محدود وسائل میں رہ کر ان پہاڑوں میں اللہ کے دین کی آواز کو بلند رکھا ہوا ہے۔

آخر میں مجاہد ملت محافظ ختم نبوت مولانا محمد شمس الدین نے مدرسہ میں حاضرین کو خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ علم انسانیت کی زینت ہے۔ اگر آج علم کو انسان سے علیحدہ کر دیا جائے تو انسان حیوان میں فرق نہیں رہتا انہوں نے کہا کہ زمانہ جہالت میں لوگ پتھر، لکڑی اور کاغذ کے خداؤں کو پوجا کرتے تھے۔ یہ محض اس وجہ سے تھا کہ ان کو اللہ کی وحدانیت پر یقین نہ تھا اور ان کو علم کم تھا۔ جوں جوں وہ اسلام کی روشنی سے منور ہوتے گئے۔ زمانہ آگیا کہ عرب کے بدو اور وہ لوگ جو کبھی بیشمار خداؤں کو پوجا کرتے تھے۔ ہادیٔ اکبر حضرت امام الانبیاء خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے روشناس ہوئے۔ ان لوگوں کے دل ایمان کی شمع سے روشن ہوگئے، اور وہی لوگ ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے شمع ہدایت بنے۔ دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے۔ آج ان مدارس عربیہ میں دینی تعلیمات دی جا رہی ہیں۔ جس غربت اور افلاس میں یہ طلباء اور علماء علم دین حاصل کر رہے ہیں۔ اسلام نے ہمیشہ اس ماحول میں پرورش پائی ہے۔

انہوں نے کہا کہ دین کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ جو دین سیکھا اس کی تعلیم ہر حال میں پہنچائیں۔ انہوں نے کہا کہ دین کا کام آسان اور مشکل ہے۔ آسان اس لئے کہ یہ اللہ کے دین کا کام ہے اور خدا ہی دیندار لوگوں کی امداد کرتا ہے۔ اور اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کا پیغام پہنچانا آسان کام ہے۔ مگر اس کو عملی زندگی میں نافذ کرنا مشکل ہے۔ مگر یہ مشکل اس وقت آسان ہو سکتی ہے جب انسان اللہ کے بھروسہ پر اس کے دین کو پھیلانے کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ اور حق بات کو پہنچانے کے لئے کسی سے نہ ڈرے۔ انہوں نے کہا کہ اس حق کی بات کو ہی جمعیۃ علماء اسلام ملک کے کونے کونے میں پہنچا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۶ برس اس ملک پر گذرے مگر اسلامی حکومت کا قیام نہ ہو سکا۔ جس کے لئے ہم نے ایسی قربانیاں دیں۔ جن کی مثال نہیں ملتی۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان بنانے کے لئے ہم نے اپنی اولاد اور بہوبیٹیوں کی قربانی دی۔ ۱۹۴۷ء کے واقعات آپ کو معلوم ہیں۔ ہم نے یہ قربانیاں کیوں دیں تاکہ ایک علیحدہ ملک میں جو کہ اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اسلامی حکومت کا قیام عمل میں لا کر دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے مشعل راہ بنیں۔

انہوں نے کہا کہ تقسیم کے بعد ہم سے وہ وعدہ پورا نہ کیا۔ اسلامی آئین جس انداز میں آپ کے سامنے آیا ہے وہ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ حضرت مفتی محمود کی کوششوں سے چند اسلامی دفعات آئین میں شامل کی گئیں۔ اور وہ بھی نہ جانیں کس مشکل سے اس ایوان نے جسے قومی اسمبلی کہتے ہیں قبول کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی دفعات کو پیش کرنے کے لئے علماء کرام جب قرآن پاک سے حوالے دیتے تھے اور آیات پڑھتے تھے تو یہ اراکین اسمبلی ان پر ہنستے تھے۔ ہر دور میں اسلام کے ساتھ ایسا ہوا۔ آنحضرتؐ کے زمانہ میں جب لوگوں کو اسلام کی بات بتائی جاتی۔ لوگ یہاں تک کہتے کہ حضورؐ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ ہم ان بتوں کو چھوڑ کر ایک ان دیکھے خدا پر ایمان لے آئیں اور محمدؐ کو رسول مان لیں اور اس کی وجہ تھی کہ ان تک حقیقی علم پہنچا نہیں تھا۔ مگر جب ان کو علم کی دولت میسر آگئی تو اس علم کی برکت سے ہی اُن کی آواز دنیا بھر میں گونجی۔ اور آج تک مساجد میں اور ان مدرسوں میں وہی آواز گونج رہی ہے۔ جس کے صدقے میں ہم مسلمان نظر آ رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ دینی مدارس علم کی اہم خدمت کر رہے ہیں اور ان کی خدمت کی حقیقت اس وقت ری

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

بلوچستان میں صوبہ کی آبادی سے زیادہ فوج موجود ہے

قلات میں جمعیۃ کے کارکنوں کی گرفتاری پر شدید احتجاج

مورخہ ۱۶ ستمبر بروز جمعہ بوقت سوا دس بجے جمعیۃ طلباء اسلام قلات کے زیر اہتمام حکومت کے تشدد اور ظلم کے خلاف جلوس نکالا گیا۔ جلوس سے خطاب کرتے ہوئے حافظ محمد صدیق ناظم جمعیۃ علماء اسلام قلات نے کہا کہ موجودہ حکومت ہٹلر کی پالیسیوں پر گامزن ہے۔ پورے ملک میں عموماً اور بلوچستان میں خصوصاً بدامنی کی انتہا ہے۔ فوج کو سیاست میں ملوث کیا جا رہا ہے۔ بلوچستان میں بلوچستان کی آبادی سے زیادہ فوج موجود ہے۔ فوج اور عوام کے درمیان منافرت کی خلیج وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ مشرقی پاکستان جیسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں۔ اپنی فوج کے ہاتھوں اپنے عوام کو مارا جا رہا ہے۔ صرف ایک آمر کی آمریت کو مضبوط کرنے کے لئے۔ مہنگائی آخری حد کو پہنچی ہوئی ہے بلوچستان میں اور خصوصاً ضلع قلات میں لوگوں پر راشن بند کیا گیا ہے۔ لہٰذا آپ عوام ہمارے جلوس میں شریک ہو کر اپنی آواز کو حزب اقتدار تک پہنچائیں۔ جلوس ڈاکخانہ روڈ سے ہوتا ہوا چوک بازار قلات پر ختم ہوا۔ شرکاء نے مختلف کتبے اٹھائے ہوئے تھے۔ جن پر بلوچستان کا مسئلہ سیاسی ہے فوجی نہیں۔ مرزائیت کو اقلیت قرار دو۔ سیاسی قیدیوں کو رہا کرو، فخر جمعیۃ مولانا شمس الدین زندہ باد، مفتی محمود صاحب زندہ باد اور دیگر مطالبات اور نعرے درج تھے۔

جلوس کے بعد جلسہ ہوا۔ جس سے ناظم جمعیۃ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مستونگ ضلع قلات میں انتظامیہ کے اشارہ پر غنڈوں کے ذریعہ مولوی شمس الدین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان پر مبینہ قاتلانہ حملہ اور اس کے ساتھیوں کو زخمی کرنا حکومت کے ظلم کی انتہا ہے۔

موجودہ بدامنی، مہنگائی، راشن کی بندش وغیرہ یہ امور ایسے ہیں کہ موجودہ حکومت کی ناکامی کی علامت ہے اس کو جلدی مستعفی ہو جانا چاہیئے۔

مولوی عزت اللہ شاہ ناظم جمعیۃ زہری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں اب تک جمہوری حکومت قائم نہیں ہوئی ہے۔ پہلے سے پلاؤ خور اب بھی عوام کا خون چوس رہے ہیں۔ اور عوام کی بے بسی سے فائدہ اٹھا کر ان کو ظالم حکومت کی حمایت پر مجبور کر رہے ہیں۔ ظلم کے دن تھوڑے ہوتے ہیں۔ آج بلوچستان میں ایسے حالات ہیں۔ جو ایوب آمریت کے زمانہ میں بھی نہ تھے۔ عوام قلات میں ایک دانہ تک گندم حاصل کرنے کے لئے فاقہ گذار رہے ہیں۔ جب راشن طلب کرتے ہیں تو انہیں حکومت کا غدار کہہ کر راشن دینے سے انکار کر دیا جاتا ہے۔ جس کسی شخص کی درخواست پر پی پی کے کارکن کے دستخط نہ ہوں یا قیوم لیگ کے کسی عوام دشمن کے اس وقت تک وہ درخواست منظور نہیں کی جاتی۔

عبدالستار آزاد سرگرم رکن جمعیۃ طلباء اسلام قلات نے کہا کہ بلوچستان میں جمہوری حکومت کو ڈھٹائی کے ساتھ ختم کیا گیا۔ اب ایک آمر کی حکومت ہے۔ اس کے خلاف ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ آج حکومت نے بنیادی حقوق کو ختم کیا ہوا ہے۔ بلوچستان میں ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں تا کہ لوگ علیحدگی کا نعرہ لگانے پر مجبور ہو جائیں۔ آپ نے مطالبہ کیا۔ سابق نیپ جمعیۃ کی حکومت بحال کرو اور مرزائیت کو پورے پاکستان سے ختم کرو۔ جلسہ میں مجسٹریٹ تحصیلدار قلات کے اشارہ پر پی پی کے چمچوں نے شور مچایا مگر عوام نے ان کو گریبان سے پکڑ کر پیچھے دھکیل دیا۔ سب لوگوں نے شرم شرم کے نعرے لگائے۔

جلسہ کے اختتام کے بعد انتظامیہ حرکت میں آ گئی۔ ۲۵ آدمیوں کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے۔ جمعیۃ طلباء کے دو کارکن ایک کم سن لڑکا حافظ عبدالرزاق دوسرا پاؤں سے معذور طالب علم عطاء اللہ کو گرفتار کر کے ہاتھ میں ہتھکڑی لگا کر ضلعی مجسٹریٹ کے پاس پیش کرنے لے گئے۔ اور وہ اب ایک کال کوٹھڑی میں بغیر تحقیقات کے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ نیز جمعیۃ علماء اسلام کا ایک رکن غلام نبی کو گرفتار کیا گیا ہے۔ دوسرے افراد کی تلاش جاری ہے۔

جنرل عبدالحمید کی وضاحت ناکافی ہے

جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مدرسہ تعلیم القرآن گلی نمبر ۴ کرشنا نگر گوجرانوالہ کے سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے لیفٹننٹ جنرل عبدالحمید خاں کے اس بیان کا خیر مقدم کیا کہ میں قادیانی نہیں ہوں۔ مولانا چنیوٹی نے کہا۔ یہ اعلان اس امر کا غماز ہے کہ قادیانیت کے خطرات اور اس کے بھیانک چہرے سے ہمارے حکمران بھی آگاہ ہیں۔

آپ نے کہا۔ اگرچہ موصوف کا یہ اعلان خوش آئند ہے۔ مگر انہیں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے بارے میں اپنے عقیدہ اور قادیانیوں کے ساتھ موصوف کی رشتہ داریوں کے بارے میں پھیلی ہوئی افواہوں کی بھی وضاحت کرنی چاہیئے۔

اس جلسہ سے خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل صاحب، مولانا عبدالحمید قاسمی اور مولانا زاہد الراشدی نے بھی خطاب کیا۔ اور ایک قرارداد کے ذریعہ گوجرانوالہ سول لائن کی پولیس کے قریب مرزائیوں کی زیر تعمیر مسجد کو فی الفور رکوانے کا مطالبہ کیا گیا۔

عوام کے مطالبات تسلیم کئے جائیں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس عمومی کا سہ ماہی اجلاس کچی مسجد گوجرانوالہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر امیر ضلع کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں گذشتہ سہ ماہی کی کارگذاری کی رپورٹ مولانا زاہد الراشدی نے پیش کی۔

اجلاس میں امیر ضلع کے علاوہ مسقط سے تشریف لانے والے ایک عرب بزرگ خلیفہ محمد امیر تبلیغی جماعت مسقط نے بھی خطاب فرمایا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱- یہ اجلاس امیر مرکزیہ اور مجلس شوریٰ پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے انہیں ہر طرح کے تعاون اور وفاداری کا یقین دلاتا ہے۔

۲- یہ اجلاس تحریک سول نافرمانی میں جبر و تشدد کا مقابلہ کرتے ہوئے بے پناہ قربانیاں پیش کرنے پر متحدہ جمہوری محاذ کے کارکنوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس یقین کا اظہار کرتا ہے۔ کہ ظلم و تشدد کا یہ دور جلد ختم ہو کر رہے گا۔

۳- یہ اجلاس بلوچستان میں مسلسل فوجی مداخلت ارکان اسمبلی کی گرفتاریوں، سیاسی قیدیوں پر بے پناہ تشدد اور اشیاء صرف کی مصنوعی قلت اور مہنگائی پیدا کرنے پر حکومت کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت غیر جمہوری ہتھکنڈے ترک کر کے عوام کے مطالبات تسلیم کرے۔

۴- یہ اجلاس کھاریاں میں ضمنی الیکشن کے موقع پر اسسٹنٹ کمشنر جناب محمد اسلم کے تبادلہ کو الیکشن میں سرکاری مداخلت کا آغاز سمجھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ الیکشن میں سرکاری طور پر مداخلت کر کے جمہوریت کو ذبح نہ کرے۔

۵- یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں رمضان المبارک کے احترام کا قانون نافذ کیا جائے اور بر سر عام اشیاء خورد و نوش کی فروخت کی ممانعت کی جائے۔

جمعیۃ طلباء اسلام آزاد کشمیر کا عظیم الشان

تاریخی کنونشن

بمقام باغ پونچھ ۱۰، ۱۱ نومبر مطابق ۱۴-۱۵ شوال بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہو رہا ہے۔

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم۔ مجاہد اول سردار عبدالقیوم خاں صدر آزاد کشمیر طالب علم راہنما جناب محمد اسلوب قریشی اور مولانا زاہد الراشدی مدیر ترجمان اسلام نے شرکت کی دعوت منظور کر لی ہے۔ تفصیلی پروگرام عنقریب شائع کیا جائے گا۔

منجانب آرگنائزنگ کمیٹی جمعیۃ طلباء اسلام آزاد کشمیر

مولانا شیر محمد اور رشید اختر کو عریاں کر کے زد

نور عالم قریشی ایڈوکیٹ کے گلے سے حمائل

مری مذاکرات کے وعدوں کی تکمیل کے بغیر بات چیت نہیں ہوگی

ہماری نظربندی غیر آئینی غیر قانونی اور توہین عدالت کے مترادف تھی

(قاضی محمد سلیم)

جمعیۃ علماء اسلام کے قانونی مشیر اور متحدہ جمہوری محاذ کی مرکزی جنرل کونسل کے رکن جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈوکیٹ نے گذشتہ روز لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جب تک حکومت متحدہ محاذ کے مطالبات تسلیم نہیں کرتی اور مری مذاکرات میں کئے گئے وعدے پورے نہیں کئے جاتے وزیر اعظم سے مذاکرات نہیں کئے جائیں گے اور نہ ہی تحریک ختم کی جائے گی

آپ نے کہا۔ محاذ کی تحریک جاری ہے اور یہ محاذ کی کامیابی کا واضح ثبوت ہے کہ پنجاب حکومت کو دفعہ ۱۴۴ واپس لینی پڑی۔ کراچی میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی پر گرفتاریوں کا سلسلہ ہنوز جاری ہے اور جہاں بھی دفعہ ۱۴۴ لگائی گئی۔ ہم اس کی مخالفت کریں گے۔

قاضی صاحب نے کہا کہ سیاسی نظربندوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے وہ انتہائی شرمناک اور قطعی غیر قانونی ہے۔ اور متحدہ جمہوری محاذ کی ڈیفنس کمیٹی کے معزز ارکان اور سپریم کورٹ کے وکلاء کو گرفتار کر کے انہیں قانونی ذمہ داریاں ادا کرنے سے روکا گیا ہے۔ جو ایک لحاظ سے توہین عدالت کے مترادف ہے۔

آپ نے کوٹ لکھپت جیل کے حکام کے رویہ کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ شب جیل میں غنڈے گھس آئے اور وہ سیاسی قیدیوں کے ساتھ گالی گلوچ کے علاوہ ان کا سامان بھی اٹھا کر لے گئے، قیدیوں نے جیل حکام سے احتجاج کیا تو انہوں نے کسی قسم کی کاروائی سے انکار کر دیا۔

قاضی صاحب نے جیل حکام کو خبردار کیا کہ حکومتیں بدلتی رہتی ہیں۔ وہ کسی فرد کے شخصی ملازم نہیں حکومت پاکستان کے ملازم ہیں۔ انہیں قانون و انصاف کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں ورنہ ان کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

قاضی صاحب نے اپنی پندرہ روزہ اسیری کی مفصل روداد قلمبند کی ہے جو ترجمان اسلام کے آئندہ شمارہ میں قارئین کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ!

اپنے تین ساتھیوں سمیت میانوالی جیل سے ضمانت پر رہا ہوئے ۸ ستمبر کو متحدہ محاذ کے زیر اہتمام حکومت کے خلاف جلوس نکالا گیا تھا۔ رہائی کے بعد جمعیۃ کے راہنماؤں نے حکومت کو متنبہ کیا کہ ظلم و تشدد کے خلاف ہماری جدوجہد جاری رہے گی اور ہم قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے حکم پر ہر قسم کی قربانی دیتے رہیں گے۔

محمد سعید صابر — ایک مجاہد کارکن جمعیۃ

(از محمد رمضان میمن، ایجنٹ رسالہ ترجمان اسلام)

برادرم محمد سعید صابر گذشتہ دنوں کراچی میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے والے متحدہ جمہوری محاذ کے ان مظاہرین میں شامل ہیں جن کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ صابر صاحب نہ صرف کراچی بلکہ پورے صوبہ سندھ کی طرف سے جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کی نمائندگی کرتے ہوئے جیل گئے ہیں۔ میں اراکین جمعیۃ کی طرف سے ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ وہ لائق ستائش و صد تحسین ہیں کہ انہوں نے اس دور میں جبکہ ہمارے پرانے پرانے بزرگ حکومت کے ثناخواں بن گئے ہیں اسلام اور جمہوریت کے لئے عظیم ترین قربانی پیش کی ہے جو کہ سب کے لئے نمونہ عمل ہے

برادرم محمد سعید صابر سے میرے قدیم دوستانہ برادرانہ تعلقات ہیں۔ وہ نہایت ہی خوش اخلاق، ایماندار، محنتی اور محب وطن کارکن ہیں اور انہوں نے کراچی جمعیۃ میں ہمیشہ رضاکارانہ طور پر بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں جو کہ ناقابل فراموش ہیں۔ باوجود غربت اور تنگدستی کے تن تنہا بارہا اکابرین جمعیۃ کو اپنے ذاتی خرچ پر دعوتیں دی ہیں اور بزرگوں کی خدمت ان کی زندگی کا شعار ہے۔ یہی سبب ہے کہ آج وہ ثابت قدمی کے ساتھ قید و بند کی سختیوں میں بھی جمعیۃ کے موقف پر ڈٹے ہوتے ہیں۔ اللہ پاک انہیں مزید استقامت اور قید سے رہائی دے۔ آمین۔

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کے رہنماؤں کی رہائی

۹/۲۴ ۱۲ بروز جمعہ جھنگ صدر جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد لیسین و ناظم جمعیۃ مولانا محمد فاروق صاحب

مولوی نور حسین اور حافظ مح

محمود الحسن اور محمد

عوامی حکومت

(رپورٹ

جمہور

متحدہ جمہوری محاذ کی تحریک سول نافرمانی کے دو
کے تحت دیگر جماعتوں کے ساتھ ساتھ جمعیۃ علما
اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱	حضرت مولانا عبید اللہ انور	لاہور
۲	جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈوکیٹ	〃
۳	جناب عبدالحمید بٹ	〃
۴	مولانا شیر محمد	〃
۵	میاں عبدالرحمٰن	〃
۶	حکیم محمد انور	〃
۷	مولانا محمد یعقوب ربانی	چوہڑکانہ
۸	مولانا محمد اشرف	شاہکوٹ
۹	قاری سعید مصطفیٰ پرانی انارکلی	لاہور
۱۰	محمد امین شیرانوالہ	〃
۱۱	محمد عظیم جامعہ مدنیہ	〃
۱۲	حافظ عبدالواحد کوٹ سعید	〃
۱۳	مولانا محمد یوسف رحمانی	امین آباد
۱۴	مولانا محمد یوسف عثمانی	گوجرانوالہ
۱۵	مولوی شبیر احمد رحمان پورہ	لاہور
۱۶	مولوی محمد عارف	〃
۱۷	ابوالحسن انصاری	گوجرانوالہ
۱۸	مولانا اصغر علی انوری	سیالکوٹ
۱۹	مولانا حفیظ الدین	جھنگ
۲۰	مولانا سمیع اللہ	ملتان
۲۱	حکیم بابا سلطان	جڑانوالہ
۲۲	مولانا عبدالقدوس	گوجرانوالہ
۲۳	مفتی محمد یونس	اوکاڑہ
۲۴	مولوی عبدالکریم	〃

...و کوب کرنے کے بعد ان پر ننگی عورتیں مسلط کر دی گئیں

...شریف اتار کر انسپکٹر شیر علی خان نے دور پھینک دیا

...د طاہر پولیس کے تشدد سے بیہوش ہو گئے

...ارف ابھی تک لاپتہ ہیں!

...کے "سنہری کارنامے"

(...ب حماد سواتی)

...ے کے قیدی

...ان دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی، ڈی پی آر اور دیگر دفعات ...اسلام کے راہنما اور کارکن پابند سلاسل ہوئے۔ ان کے

۲۵ — ڈاکٹر عبدالحق تارڑ	مریدکے
۲۶ — قاری شاہ محمد رحمان پورہ	لاہور
۲۷ — مولوی نورالرحمٰن "	"
۲۸ — محمد عباس عامر "	"
۲۹ — سلیم داد نسبت روڈ	"
۳۰ — طارق محمود منیجر ترجمان اسلام	"
۳۱ — جناب قاری نورالحق قریشی ایڈوکیٹ	ملتان
۳۲ — خواجہ عبدالرؤف	"
۳۳ — حافظ خادم حسین	"
۳۴ — مولوی محمد سلیم	"
۳۵ — حافظ محمد اکرم	"
۳۶ — مولوی خدا بخش فاروقی	"
۳۷ — حافظ محمد رمضان	"
۳۸ — عبدالحفیظ	"
۳۹ — حافظ محمد یوسف	"
۴۰ مولوی نوردین	"
۴۱ — حافظ محمد اکرم قادری	"
۴۲ — شیخ محمد رفیق	"
۴۳ — صفدر ہاشمی	"
۴۴ — حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب	"
۴۵ — مولانا محمد یاسین	جھنگ
۴۶ — مولانا محمد فاروق	"
۴۷ — مولانا نصراللہ جان	پشاور
۴۸ — مولانا عبدالقدوس	ڈیرہ اسماعیل خان
۴۹ — مولانا محمد سعید صابر	کراچی
۵۰ — عبدالصمد	"
۵۱ — حاجی قطب الدین	کوئٹہ

[illegible]

ان کے علاوہ جمعیۃ طلباء اسلام کے مندرجہ ذیل کارکن اور راہنما اس دوران گرفتار ہوئے۔

۱ — جناب عبدالمتین چوہدری	ساہیوال
۲ — محمد رشید اختر	حافظ آباد
۳ — محمد صفدر چوہدری	پیچہ وطنی
۴ — قاضی محمد اشرف	لاہور
۵ — محمد عارف	
۶ — محمد قاسم	
۷ — مسٹر غلام رسول	
۸ — حافظ محمد ارشاد	
۹ — محمد اشرف بھٹی	
۱۰ — محمد رضا	
۱۱ — عبدالمتین خان	
۱۲ — حافظ محمد طاہر	پیچہ وطنی
۱۳ — محمد اقبال خان شیروانی	جھنگ
۱۴ — محمود الحسن	
۱۵ — محمد عارف	

وحشت و بربریت کے چند مناظر

- — مولانا شیر محمد لاہور کو کمرہ میں بند کر کے ان کے کپڑے اتار دیئے گئے اور ایک فاحشہ عورت کے ساتھ کھڑا کر کے تصویریں اتاری گئیں۔ پھر دونوں کو رات بھر کمرہ میں بند رکھا گیا، مگر مولانا شیر محمد کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی
- — قاری نورالحق قریشی ملتان کو زدوکوب کیا گیا۔ قاری صاحب کی داڑھی نوچی گئی۔ برف کی سلوں پر بٹھایا گیا۔ زمین پر لٹا کر لتر برسائے گئے۔ ان کے رفقاء کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا
- — خواجہ عبدالرؤف ملتان اور ان کے ساتھیوں کو سرِ شام بے تحاشا پیٹا گیا۔ ان کو بھوکا رکھا گیا اور حوالات میں بھی تشدد کیا گیا۔ لاٹھی چارج سے جناب صفدر ہاشمی اور دیگر لوگ زخمی ہو گئے۔
- — نورمحمد قریشی ملتان کے گلے سے قرآن پاک اتار کر شیر علی خاں انسپکٹر پولیس نے دور پھینک دیا۔
- — شیخ محمد یعقوب اور مولانا عبدالقادر نعمانی ملتان کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے گئے اور ناکامی پر مولانا نعمانی کی اہلیہ محترمہ اور شیر خوار بچے کو پولیس پکڑ کر لے گئی اور دوسرے دن شام تک وہیں بٹھائے رکھا۔

حافظ محمد حنیف سہارنپوری کے متعلق

ضروری اعلان

حافظ محمد حنیف صاحب ادارہ ترجمان اسلام سے پہلے ہی مستعفی ہو چکے تھے اب انہوں نے جمعیۃ سے بھی علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اس لئے تمام جماعتی احباب ان کو کسی قسم کا کوئی چندہ وغیرہ نہ دیں، کیونکہ ان کا اب جمعیۃ سے کوئی تعلق نہیں رہا۔

(جلال الدین جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا)

- — حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب کو محاذ کے ۱۱ نکات شائع کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔
- — مولوی نوردین ملتان اور ان کے ساتھیوں کو تھانہ صدر سے چوک کچہری لایا گیا اور عوام کے سامنے بے تحاشا پیٹا گیا
- — ملتان پولیس نے جمعیۃ کے دفتر پر چھاپہ مارا اور فون اکھاڑ کر لے گئی اور مدرسہ قاسم العلوم پر چھاپہ مار کر طلباء کے لئے تیار شدہ کھانا چٹ کر گئی۔
- — طالب علم راہنما محمد رشید اختر سے پانچسو بیٹھکیں لگوائی گئیں زدوکوب کیا گیا اور ان کے کپڑے اتروا کر ایک عریاں لڑکی یہ کہہ کر مسلط کر دی گئی کہ "دیکھتے ہیں تیری مسلمانی"۔ مگر آفرین اس نوجوان پر کہ اس نے یوسف علیہ السلام کی سنت کو تازہ کر دیا
- — جمعیۃ طلباء اسلام کے قاضی محمد اشرف اور ان کے ساتھیوں کو رات کی تاریکی میں ۲۳ میل دور نہر کی پٹڑی پر زدوکوب کرنے اور نقدی گھڑی وغیرہ چھین لینے کے بعد اتار دیا گیا
- — جمعیۃ طلباء اسلام کے حافظ محمد طاہر پر اتنا تشدد کیا گیا کہ وہ بیہوش ہو گئے۔ پھر رات کی تاریکی میں چھانگا مانگا کے جنگل میں لے جا کر چلتی گاڑی سے دھکا دے کر نیچے گرا دیا گیا۔
- — جمعیۃ طلباء اسلام کے محمود الحسن اور محمد عارف ابھی تک لاپتہ ہیں اور پولیس نے ان کے بارے میں ابھی تک کچھ نہیں بتایا۔
- — متعدد کارکنوں پر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی بجائے سرکاری لکڑی چرانے اور جیب تراشی کے الزام میں مقدمات دائر کئے گئے۔
- — جمعیۃ طلباء کے کارکن عبدالمتین خان اور ان کے رفقاء کو پولیس نے گرفتار کرنے کے بعد رات کے وقت دور لے جا کر کھلی جگہ پر چھوڑ دیا۔ بعد میں اسی جگہ پولیس کے دوسرے سپاہیوں نے جو پہلے سے وہاں بھیجے گئے تھے انہیں آوارہ گردی کے الزام میں گرفتار کر لیا۔

بقیہ صفحہ

کھلتی ہے، جب ایک علم کی دولت سے مزین استاد ہمارے سامنے آتا ہے اور ہم اس کی دستار بندی کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا افسوس ہے کہ حکومت دنیاوی تعلیمات پر اور فنی تعلیمات پر لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہے مگر اے کاش کہ صوبہ بلوچستان میں جو ۴۰ کروڑ روپے دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک کروڑ روپیہ دینی مدارس کے لئے دینی تعلیمات کے لئے رکھا جائے۔ پھر آپ دیکھیں کہ کس طرح اس ملک میں اسلام کے سوا کسی اور ازم کا نعرہ لگ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے وزیروں کی حالت یہ ہے کہ بلوچستان گورنمنٹ کے معزز وزیر نے مجھے ایک بار کہا کہ مولوی صاحب کیا لوگ روزانہ قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ آپ ذرا سوچیں کہ ہم دین سے کتنے دور ہیں۔ آیئے! ہم سب مل جل کر اس دوری کے فاصلے کو کم کر کے لوگوں کے دلوں میں اسلام کی روشنی کو منور کریں۔ اور ان دینی مدارس کی سرپرستی کریں تاکہ علم کی شمع سے چاروں طرف کا اندھیرا چھٹ کر افق سے روشنی اسلام نمودار ہو جائے۔ اس وقت یہ حقیقی پاکستان ہوگا۔ جب یہاں اللہ کے دین کی حفاظت ہوگی۔ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت ہوگی۔ قرآن کی تعلیمات پر عملدرآمد ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں کو اس ملک میں جسے ہم پاکستان کہتے ہیں، جھوٹے مدعیان نبوت کا لٹریچر گھر گھر تقسیم ہو رہا ہے۔ اور قادیانی سارے ملک میں بے لگام اسی کام کو کر [illegible] ہیں۔

انہوں نے کہا۔ میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ سارے پاکستان میں قادیانیوں کے ربوہ سے چھپے ہوئے اور شائع شدہ لٹریچر کو ضبط کیا جائے۔ اور نبوت کا دعوےٰ کرنے والے یا اس کا پرچار کرنے والے کو مرتد کی سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا۔ یہ افسوس کا مقام ہے کہ جب میں فورٹ سنڈیمن میں تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں اس لٹریچر کی ضبطی کا مطالبہ کر رہا تھا اور ہم نے فورٹ سنڈیمن سے مرزائیوں کو نکال باہر کیا۔ اس وقت کوئٹہ کے مرزائی مسلمانوں پر اپنے محلہ میں صف آرائی کے لئے تیار ہو رہے تھے اور حکومت کو اطلاع پہنچانے کے باوجود اس کا کوئی سدباب نہ کیا گیا۔ آخر میں مولانا نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ہر وقت ان کا محاسبہ کرے گی۔ اور نہ صرف مرزائیوں کا تعاقب کرے گی، بلکہ وہ کسی وقت بھی اس سلسلے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔

انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور ہمیں اس میں بڑی حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ملک کے موجودہ آئین میں اسلامی دفعات جمعیۃ کی کوششوں اور اللہ کے فضل کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان بھر کے جمعیۃ کے اراکین مولانا حضرت مفتی محمود اور حضرت درخواستی صاحب کی قیادت پر نہ صرف بھروسہ رکھتے ہیں بلکہ ان کی قیادت کو وقت کی ضرورت سمجھتے ہوئے ہر طرح کے تعاون کی پیشکش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مفتی صاحب کو صوبہ بلوچستان میں ان کی سرحد میں خدمات اور بے مثال جرأت مندانہ فیصلوں کی وجہ سے مقبولیت حاصل ہے اور بلوچستان جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین اپنے اس راہنما کے ہر فیصلہ پر عمل کرنا مقدس فریضہ سمجھتے ہیں۔

عشرہ توسیع اشاعت

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے شعبہ نشر و اشاعت کی تجویز پر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کا حلقہ زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کے لئے "عشرہ توسیع اشاعت" منایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں خصوصی ہدایات کا اعلان آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ادارہ)

شعبہ نشر و اشاعت کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے شعبہ نشر و اشاعت کا اجلاس ۲۳ ستمبر بروز اتوار صوبائی دفتر میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نعمانی آف بوریوالہ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں صوبائی دفتر میں شعبہ کا الگ دفتر اور ایک علمی مکتبہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور لٹریچر کی ترتیب و اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل کمیٹی قائم کی گئی۔

مولانا بشیر احمد پسروری ۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی

مولانا بشیر حامد حصاری   مولانا عبدالرحیم نعمانی

حافظ مقصود احمد راہوالی ۔ زاہد الراشدی

اجلاس میں قومی پریس کے ساتھ مسلسل رابطہ، ترجمان اسلام کی زیادہ سے زیادہ اشاعت اور لٹریچر کی طباعت کے بارے میں متعدد سفارشات مرتب کی گئیں جو حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ امیر جمعیۃ پنجاب کی خدمت میں پیش کر دی گئی ہیں۔   (زاہد الراشدی)

جمعیۃ علماء اسلام سرگودہا کی امدادی سرگرمیاں

سرگودھا۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود کی ہدایت پر سیلاب زدگان کے لئے امدادی مہم کا آغاز کیا تو عوام کی طرف سے تقریباً دس ہزار روپے کی مالیت کا سامان، کپڑے، آٹا، تیل، صابن، دالیں، گڑ شامل تھے وصول ہوئے۔ گذشتہ روز یہ تمام سامان ایک ٹرک میں مڈھ رانجھا کے مصیبت زدگان کے لئے مڈھ رانجھا کی جمعیۃ کے حوالے کیا گیا۔ ٹرک کے ہمراہ مولانا صالح محمد، شیخ عبدالوحید، سیف الرحمٰن، سراج الدین اور دوسرے کارکن بھی تھے۔ مڈھ رانجھہ کی جمعیۃ نے یہ تمام سامان مصیبت زدہ افراد میں تقسیم کر دیا۔ وہاں کے عوام نے اس امداد پر جمعیۃ کا شکریہ ادا کیا۔ مڈھ رانجھہ میں میاں محمد بشیر، ڈاکٹر مختار، ڈاکٹر وارث نے تمام کام سرانجام دیا۔ دریں اثناء جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے ان تمام افراد کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے جمعیۃ کی اس مہم میں تعاون کیا۔ (محمد صادق ناظم دفتر)

کارکن محنت سے کام کریں

چشتیاں۔ جمعیۃ علماء اسلام کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت ضلع بہاولنگر کے امیر جناب مولانا محمد شریف صاحب منعقد ہوا۔ آپ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ صرف خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ خدا کی مدد ہمارے ساتھ ہوگی۔ انہوں نے فرمایا کہ ملک میں جمعیۃ علماء اسلام ایک بڑی طاقت ہے جس کا ماضی اپنے قائدین کے زیر سایہ سنہری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضلع بہاولنگر میں جمعیۃ علماء اسلام دوسری پارٹیوں سے زیادہ عوامی طاقت رکھتی ہے اور جمعیۃ ہی کی بدولت صدر اور وزیر اعظم نے ختم نبوت کی قسمیں کھائی ہیں کہ ہمارے نبی اکرم صلعم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان آج کل خطرناک حالات میں گھرا ہوا ہے۔ آدھا ملک کٹ چکا ہے۔ نوے ہزار جوان قیدی بن گئے ہیں اور ہم پر شرابی اور ظالم حکمران مسلط ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے ملک میں سکھاشاہی قائم کر رکھی ہے۔ سرحد اور بلوچستان کی جمہوری حکومت کو ختم کر کے آمریت قائم کر رکھی ہے۔ اور وہاں کے عوامی نمائندوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ مہنگائی حد سے بڑھ چکی ہے حکومت کی آمرانہ کارروائیاں ایوب خاں کی حکومت سے بھی بڑھ چکی ہیں۔ خان پور کو جان بوجھ کر سیلاب سے تباہ کیا گیا ہے۔ اگر لاڑکانہ کو بچایا جا سکتا ہے تو خان پور کو بھی بچایا جا سکتا تھا۔ ان تمام حالات کی ذمہ داری اس آمر حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ آخر میں انہوں نے نام نہاد متوازی گروپ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اس تنظیم کو حقارت سے رد کر دیا اور خاص طور پر ضلع بہاولنگر میں عوام ایسی تنظیم کو مکمل طور پر رد کر چکے ہیں۔ انہوں نے کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ محنت سے جماعت کا کام کریں تاکہ جماعت کو ملک میں ایک فعال جماعت بنایا جا سکے۔ اجلاس کے آخر میں متعدد قراردادیں منظور ہوئیں

(۱) یہ اجلاس حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی حضرت مولانا مفتی محمود اور مولانا عبیداللہ انور صاحب پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور مولانا ہزاروی کی مفتی صاحب پر الزام تراشی کی مذمت کرتا ہے (۲) ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی پر حکومت کی پرزور مذمت کرتا ہے (۳) یہ اجلاس سیلاب زدگان کے سلسلہ میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے (۴) یہ اجلاس حکومت سے تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کرتا ہے (۵) بنیادی حقوق بحال کرنے اور تمام جبری ریٹائرڈ ملازمین کو بحال کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

جمعیۃ کے راہنماؤں کے خلاف مجرمانہ سرگرمیاں برداشت نہیں کی جائینگی

الائی کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے (جمعیۃ الائی کا مطالبہ)

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ الائی کا ایک اجلاس تھانہ نوگرام زیر صدارت جناب حاجی محمد ایوب صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام الائی منعقد ہوا۔ اجلاس سے جناب امیر کے علاوہ حضرت مولانا محمد ایوب صاحب شیخ الحدیث تیلوس اور مولانا عبدالستار صاحب قاضی کئی نے اور دیگر علماء نے تقاریر کیں اور جمعیۃ کی تنظیم کو مضبوط اور فعال بنانے پر زور دیا۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس پنجاب اور سندھ میں سیلاب کی حالیہ تباہ کاریوں کو عذاب الٰہی تصور کرتا ہے اور حکومت پہ یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہے کہ اب بھی وقت ہے کہ خدا کو راضی کر لیا جائے۔ ورنہ اس سے بڑھ کر عذاب اور تباہی بھی قبضۂ قدرت سے باہر نہیں اس لئے یہ اجلاس مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ خدا کی عطا کردہ اس پاک سرزمین پر خدا کا نظام فوری طور پر نافذ کیا جائے۔

(۲) علاقہ الائی ایک زرعی علاقہ ہونے کے باوجود غذائی ضروریات میں خود کفیل نہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ مسلسل دو تین سال سے علاقہ بھر کی فصلیں آفاق ارضی وسماوی سے بری طرح متاثر ہوتی رہی ہیں۔ امسال بھی مسلسل بارشوں اور ایک خاص قسم کے مرض کے سبب فصلیں ناکارہ ہو چکی ہیں۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ علاقہ الائی کو آفت زدہ علاقہ قرار دے کر علاقہ کی غذائی ضروریات ارزاں نرخوں پر پوری کی جائیں۔

(۳) موضع نوگرام میں پانی کی قلت کے سبب جہاں عوام کو تکلیف کا سامنا ہے وہاں ہر دو مساجد پانی سے محروم ہیں۔ جس کی وجہ سے نمازیوں کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ حاجی ایوب صاحب کی کوششوں سے موضع ہذا کے لئے آب رسانی کا منصوبہ بنایا گیا۔ جس کا سروے ابھی کیا گیا تھا۔ مگر خان بہاری کے ایما پر منصوبہ ہنوز تشنۂ تکمیل ہے۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ نوگرام کا منصوبہ آب رسانی فوری طور پر مکمل کر کے مساجد کی اور عوامی ضروریات پوری کی جائیں۔

(۴) جمعیۃ علاقہ الائی کا یہ اجلاس اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ ایوب خان بہاری جمعیۃ علماء اسلام الائی کے امیر جناب محمد ایوب خان ساکن نوگرام کو اپنے تخریبی عزائم کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتے ہوئے موصوف کو اپنی راہ سے ہٹانے کے لئے کسی انتہائی اقدام سے بھی گریز نہیں کرے گا۔ اس لئے یہ اجلاس یہ بات واضح کرتا ہے کہ حاجی صاحب کی کسی وقت کسی بھی قسم کی ہنگامی موت اور دیگر نقصان کی تمامتر ذمہ داری خان بہاری پر ہوگی اور جمعیۃ علاقہ الائی خان موصوف کے خلاف ہر قسم کی جوابی کارروائی میں حق بجانب ہوگی۔

(۵) موضع نوگرام علاقہ بھر کے کم وبیش ڈیڑھ درجن دیہات کا مرکزی مقام ہے۔ علاقہ بھر میں سوائے بہاری کے اور کوئی مڈل اسکول نہیں۔ مڈل سکول بہاری ہر مقام سے تقریباً ۱۰ اور ۱۵ میل کی مسافت پر ہے۔ جہاں سے نئی پود پوری طرح مستفید نہیں ہو سکتی۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اتنے بڑے علاقہ کی علمی پیاس بجھانے کے لئے پرائمری اسکول نوگرام کو فوری طور پر مڈل کا درجہ دیا جائے۔ اہالیان نوگرام اس مقصد کے لئے ۲ کنال رقبہ وقف کر چکے ہیں۔

(۶) پیمال الائی اور تھاکوٹ الائی کی زیر تعمیر سڑکوں پر کام کی رفتار بہت سست ہے۔ اس لئے یہ اجلاس حکومت سرحد سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر دو سڑکوں کی تعمیر جلد از جلد مکمل کر کے علاقہ کے عوام کو سفری سہولتیں مہیا کی جائیں۔

(۷) علاقہ الائی سے خان کی ازلی دشمنی اور کینہ پروری کا کے سبب عوام کی ڈاک اکثر ضائع ہو جاتی ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ سب پوسٹ آفس کو بہاری سے کسی دوسری مناسب جگہ پر منتقل کیا جائے۔ نیز موضع نوگرام میں برانچ پوسٹ آفس کا اجراء کیا جائے۔

(۸) خان بہاری نے لڑاؤ اور حکومت کرو کے اصول کے مطابق عوام کو آپس میں لڑانا اور اپنا الو سیدھا کرنے کی خاطر امسال ایک عجیب چال چلی ہے۔ ابتداءً اپنے چند ملازمین بھیج کر مخالف فریقین میں سے ایک کی کچی فصل رات کے اندھیرے میں کٹوا دی۔ دوسری رات دوسرے فریق کی فصل کے ساتھ یہی سلوک کیا گیا۔ نتیجۃً اب ہر رات مخالف فریقین کی فصل کاٹی جاتی ہے۔ اگر نقصان کی رفتار یہی رہی تو فصل پکنے تک علاقہ دھان اور مکی کی فصل سے پاک ہو کر سخت ترین قحط کا نشانہ بن جائے گا۔ یہ اجلاس حکومت سرحد اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ خان موصوف کی اس قسم کی تخریبی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور عوام کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کی جائے۔

(۹) علاقہ الائی ایک پسماندہ اور دشوار گذار علاقہ ہے۔ جہاں تک اشیائے صرف کی ترسیل پر لاگت سے زیادہ خرچہ آجاتا ہے اور اس طرح یہاں پہنچ کر اشیاء کے دام اکثر دگنے اور تگنے ہو جاتے ہیں۔

یہ اجلاس حکومت سرحد سے مطالبہ کرتا ہے کہ علاقہ الائی کو اشیائے صرف مناسب داموں مہیا کرنے کی خاطر علاقہ بھر میں مختلف مقامات پر سستے نرخوں کی دکانیں کھولی جائیں۔ نیز چینی اور راشن کا کوٹہ شہریوں کے برابر کیا جائے۔

(۱۰) یہ اجلاس مرکزی حکومت اور خصوصاً سرحد حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر احترام رمضان کا آرڈیننس نافذ کر کے روزہ خوری کو قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے اور ملک بھر میں خصوصاً پنجاب اور سندھ میں اس مبارک مہینہ میں ہوٹلوں کو سختی سے بند رکھنے کا حکم جاری کیا جائے۔

(۱۱) جمعیۃ علاقہ الائی کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ عوام کو علاج معالجہ کی سہولتیں مہیا کرنے کی خاطر بمقام روپ کنی ایک ڈسپنسری کا قیام عمل میں لایا جائے۔

دعائے صحت کی اپیل

جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے جنرل سیکرٹری اور سینیٹر محمد زمان خان اچکزئی چند دنوں سے کافی بیماریاں اور تکلیف محسوس کر رہے ہیں۔ وہ علاج معالجہ کے لئے سکھر تشریف لے گئے اور ماہ رمضان المبارک وہیں گذاریں گے۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

آمین!

(ادارہ)

فقیر مولانا ہزاروی کی سیاست سے متفق نہیں

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہٗ کا مکتوب گرامی

مخدوم العلماء اسوۃ الصلحاء حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ شریف کندیاں ضلع میانوالی نے محترم جناب قاری نذیر احمد صاحب کے نام مکتوب گرامی میں ارشاد فرمایا ہے کہ :-

"موجودہ اختلاف سے بہت رنج وافسوس ہو رہا ہے اور ہم لوگ تو شاید ہیں ہی اسی بے تابی دیکھنے میں تڑپنے والے، حتی المقدور ہر ممکن سعی کی لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ اور یہ قرب قیامت کی علامات سے ہے کہ علماء میں سے فتنے پیدا ہوں گے اور انہی میں سے فتنوں کی سرکوبی والے بھی ہوں گے۔

بہر حال فقیر مولانا ہزاروی کی سیاست کے ساتھ متفق نہیں ہے۔ اور جب تک حضرت درخواستی مدظلہ العالی جمعیۃ کے امیر ہیں، فقیر اسی جمعیۃ کے ساتھ تعاون جاری رکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور احباب کو بھی یہی مشورہ دیگا"

جمعیۃ حلقہ غلام محمد آباد کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام یونٹ نمبر ۳ حلقہ قادر آباد پیرانوالہ چوک غلام محمد آباد لائلپور کا اجلاس زیر صدارت مولوی عبدالحمید امیر یونٹ نمبر ۳ منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام لائلپور شہر کی مجلس شوریٰ وجنرل کونسل کے اجلاس کی توثیق کی گئی اور امیر یونٹ نمبر ۳ نے امیر شہری جمعیۃ کے مشورہ سے محمد یوسف انصاری ناظم عمومی یونٹ نمبر ۳ کو بددیانتی و جمعیۃ سے غداری کی بنا پر جماعت سے خارج کر کے اس کی رکنیت ختم کر دی۔ جس کی تمام عہدیداران وکارکنان نے تائید کی اور تمام عہدیداران وکارکنان نے متفقہ طور پر اکابرین جمعیۃ امیر مرکزیہ حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی مفکر اسلام قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب۔ جانشین شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ انور پر مکمل طور پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے بھرپور تعاون وحمایت کا یقین دلایا اور ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا گیا۔

ایک قرارداد میں متحدہ محاذ کے گرفتار رہنماؤں پر تشدد اور انسانیت سوز مظالم کی سخت مذمت کی گئی۔

ایک اور قرارداد میں اخبارات کی بندش اور صحافیوں کی گرفتاری پر سخت احتجاج کیا گیا۔

ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹرسٹ کے اخبارات کے ذریعہ حزب اختلاف کے خلاف غلط پروپیگنڈا بند کیا جائے۔

جمعیۃ طلباء اسلام شہر گھوٹکی کا انتخاب

۲۵ رجب کو زیر نگرانی جناب عبدالسمیع صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام گھوٹکی ایک اجلاس ہوا۔ جس میں گھوٹکی شہر کے گورنمنٹ کالج کا انتخاب عمل میں آیا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے :

صدر	سید علی محمد شاہ
نائب صدر	عبدالستار بینھنواہ
ناظم اعلیٰ	رحیم بخش شیخ
ناظم	تنویر احمد خواجہ
خازن	اشرف مجید خواجہ

ارکان مجلس شوریٰ

نعمت اللہ خان - عبدالمجید ملغی - محمد اکرم - غلام محمد مہر نثار احمد - ارباب شاہ - محب علی - عبدالکریم - شمس الدین لونگ ملغی - صدرالدین - خادم حسین -

جمعیۃ علماء اسلام ضلع کراچی کا اجلاس

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع کراچی کی شوریٰ کا اجلاس ۱۷۔ شعبان کو جامع ربانیہ ناظم آباد میں مولانا نورالہدیٰ صاحب ضلعی امیر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مرکزی اکابرین حضرت درخواستی، مفتی محمود، مولانا عبیداللہ انور، مولانا شمس الدین۔ مولانا محمد شاہ امروٹی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا اور ان کو اپنی مکمل حمایت اور تعاون کا یقین دلایا اور ان کے تمام فیصلوں کی تائید اور توثیق کی گئی۔

ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا شیر محمد (لاہور) پر شرمناک مظالم کی سخت مذمت کی گئی۔ خطیب درواں مولانا عبیداللہ انور کی گرفتاری پر پرزور احتجاج کیا گیا۔ نیز حریت، جسارت اور مہران کے ایڈیٹر اور پرنٹر کی گرفتاری کی سخت مذمت کی گئی۔ اور رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ضلعی امیر مولانا نورالہدیٰ صاحب نے جمعیۃ کو مزید مستحکم بنانے پر زور دیتے ہوئے فنڈ اور ضلعی دفتر کی اہمیت پر زور دیا اور بتایا کہ عنقریب شہر میں کسی مرکزی جگہ دفتر قائم ہو جائے گا۔ قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود کو کراچی کا دورہ کرنے کی دعوت دی گئی تھی اس کی توثیق کی گئی اور طے پایا کہ مفتی صاحب کو ماہ رمضان کے بعد کراچی بلایا جائے۔ جمعیۃ طلباء اسلام کے ساتھ ہر قسم کا تعاون اور اشتراک کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

جمعیۃ یا مفتی محمود

مولانا ہزاروی کا مدمقابل کون ہے؟

میرے مکرم بزرگ حکیم شریف الدین صاحب آف سلانوالی کا ایک مختصر بیان چند دن ہوئے پریس میں آیا کہ مفتی محمود صاحب نے مصالحت کے سلسلہ میں تعاون نہیں کیا۔

بیان پڑھنے سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا مولانا ہزاروی کے مدمقابل مفتی صاحب ہیں۔ یہ در اصل ایک سنگین قسم کی غلط فہمی ہے، جسے دانستہ مخصوص حضرات نے پھیلایا اور پھر حکیم صاحب جیسے مخلص حضرات اس کا شکار ہو گئے حکیم صاحب کے غصہ کا اصل سبب یہ ہے کہ پنجاب مجلس عمومی کے اجلاس کے آخر میں حکیم صاحب نے مفتی صاحب سے وقت مانگا تھا تاکہ مولانا کی ان سے ملاقات ہو سکے تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ میرا مولانا سے کوئی جھگڑا نہیں مسئلہ جماعت کے ڈسپلن اور نظم وضبط کا ہے اور جماعت کا سب سے با اختیار ادارہ مرکزی مجلس شوریٰ ہے۔ مولانا اس کے فیصلوں کا احترام نہیں کر رہے۔ اس لئے مجھے ذاتی طور پر ان سے ملنے کی کوئی خواہش نہیں۔ پہلے کئی دفعہ مل ملا چکا ہوں اب مولانا جانیں اور شوریٰ۔

حکیم صاحب نے فرمایا کہ آپ امیر محترم سے مل کر شوریٰ کا اجلاس بلوالیں، بہ حیثیت رکن شوریٰ میں بھی ہوں گا۔ مولانا بھی ہوں۔ شوریٰ امیر سے کسی عمل وقول کو جماعت کے اصولوں کے خلاف پائے تو مجھ سے جواب طلب کرے۔ اور اگر مولانا کا طرز عمل جماعت کے خلاف ہے تو شوریٰ ان سے پابند کرائے اس بات سے حکیم صاحب ناراض ہو گئے۔ بعد میں حکیم صاحب کے ایک معتمد اور میرے دوست نے مجھ سے اسی طرح کی باتیں کیں۔ الغرض یہ پروپیگنڈا ایک تکنیک ہے۔ جسے بڑی ہوشیاری سے پھیلایا گیا ہے اور یہ تاثر دیا گیا ہے کہ مولانا مفتی صاحب کے طرز عمل سے شاکی ہیں۔ مفتی صاحب نے جماعت کو آگے لگا لیا ہے وغیرہ ذالک۔

حالانکہ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ جو کام ہوا شوریٰ کی مرضی سے ہوا۔ یا تو پہلے شوریٰ سے اجازت لی گئی یا شوریٰ نے توثیق کی۔ اس کے بعد حضرت مفتی صاحب پر الزام افسوسناک ہے رہ گئی شوریٰ کی بات تو اس میں حضرت درخواستی، جانشین شیخ التفسیر، مولانا عبدالواحد گوجرانوالہ۔ مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور اب مولانا سید محمد ایوب جان بنوری، پیر سید محمد شاہ امروٹی جیسے اکابر اور ارباب علم وفضل موجود ہیں۔ کیا یہ سب مفتی صاحب کے بندگانِ بے دام ہیں یا مفتی صاحب کے تنخواہ دار ہیں (معاذ اللہ) کہ مفتی صاحب نے سب کو اپنی ہاں میں ہاں ملانے پر مجبور کر دیا ہے؟

ان سطور کا مقصد اس غلط فہمی کا ازالہ ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ مولانا نے اپنے آپ کو جماعت سے بالاتر سمجھا نتیجۃً یہ صورت حال رونما ہوئی جو ہم

(باقی کالم ۲ میں)

عوام میں ان بزرگوں سے کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں وہ اپنے طرز عمل کے خود ذمہ دار ہیں۔ لیکن جماعتی کارکنوں سے گزارش کروں گا کہ وہ اس قسم کے پروپیگنڈا سے قطعاً متاثر نہ ہوں اپنے بزرگوں پر بھرپور اعتماد کر کے اپنا سفر جاری رکھیں انشاء اللہ منزل مراد کو پہنچنا آسان ہو جائے گا۔ باقی درخت سے جو ٹہنی کٹ جاتی ہے۔ اس کے انجام سے سبھی واقف ہیں کاش ہمارے دانا وبینا حضرات اس حقیقت کو سمجھ کر عقل کل کے مدعی نہ بنتے۔ خدا ہمارا حامی وناصر ہو۔ (سعید الرحمٰن علوی)

ناظم اطلاعات جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمبلپور

رپورٹ امدادی کمیٹی ضلع رحیم یار خاں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام مصطفیٰ چوہدری نے ضلع رحیم یار خاں کے سیلاب زدہ علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد ضلع میں امدادی کمیٹی قائم کی جس کا صدر جمعیۃ گارڈز کے سالار مولانا حماد اللہ شفیق کو مقرر کیا گیا۔ صدر امدادی کمیٹی نے تحصیل وار امدادی کمیٹیاں قائم کیں اور ضلع کی چاروں تحصیلوں میں کیمپ قائم کرائے۔ جمعیۃ کے غیور کارکنوں نے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر امدادی کام شروع کیا۔ سب سے پہلے جمعیۃ کے صدر امدادی کمیٹی مولانا حماد اللہ کی قیادت میں مولانا رشید احمد صاحب لدھیانوی حاجی عبدالرحمان طارق اور مولانا شبیر احمد عثمانی وغیرہ نور کنی وفد بذریعہ بس ایک ہزار روپے کا سامان چنے بھنے بھلی مٹھی لفافوں میں بند کر کے ظاہر والی کے قریب پانی میں بیس میل کا سفر کر کے اپنے غریب بھائیوں کی خدمت میں پہنچا۔ جہاں وہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھے۔ ان کی امداد کی گئی۔ ان کو پارچات غذا اور دوائی فراہم کی گئی رحیم یار خاں شہر میں امدادی کمیٹی کے ارکان صوفی محمد سلیم صاحب صوفی محمد حسین صاحب صوفی سراج دین صاحب و دیگر کارکنوں نے بڑی سرگرمی سے امدادی سامان اکٹھا کیا۔ اس کے بعد دیگیں پکوائی گئیں جس میں دال گوشت تھا۔ روٹیاں تقریباً تین من آٹا کی پکوائی گئیں۔ پھر بذریعہ ٹرک مولانا حماد اللہ شفیق اور مولانا رشید احمد لدھیانوی اور صوفی غلام محمد کی قیادت میں ظاہر والی حسن پور خان بیلہ اور نور والا کے کیمپوں میں سیلاب زدہ لوگوں کو طعام کھلایا گیا۔

اس کے بعد مورخہ ۲۲ کو خان پور شہر کا پروگرام بنایا گیا۔ جس میں تین دیگیں اور پانچ من آٹا پکوایا گیا۔ جب یہ ٹرک مولانا حماد اللہ شفیق اور مولانا رشید احمد لدھیانوی اور دیگر کارکنان خان پور ہی لیکر پہنچے تو وہاں پانی پہنچ چکا تھا کیمپوں میں عوام کو کھانا کھلایا گیا۔ خان پور میں پانی کا سبب سیاسی تنازعہ تھا۔ چوہدری کلیم اللہ جو کہ ایم پی اے ہیں اور حال ہی میں حکمران ٹولہ میں شامل ہوئے ہیں انہیں اپنے باغ بچانے کی فکر تھی۔ عوام نے خوب کوشش کی کہ کسی طرح خان پور شہر بچ جائے اور پانی کا رخ دریائی علاقوں میں پھیر دیا جائے۔ لیکن چوہدری کلیم اللہ کی ہٹ دھرمی نے پورے ضلع کو سیلاب کی لپیٹ میں لے لیا۔ اب سیلاب کی صورت حال یہ ہے کہ ضلع رحیم یار خاں کی چاروں تحصیلیں سیلاب کی زد میں ہیں اور جو سرسبز علاقہ تھا وہ ڈوب گیا ہے۔ لوگ ریت کے ٹیلوں پر اور کھنڈرات میں اپنی زندگیاں بسر کر رہے ہیں۔ حکومت کی طرف سے کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہے۔ جماعتیں اور مخیر حضرات ان سے تعاون کر رہے ہیں۔ رحیم یار خاں کی جمعیۃ نے تقریباً چار ہزار روپے کے پارچات ادویات اور غذائی اشیاء فراہم کی ہیں۔ اب بھی جمعیۃ کے کارکن امدادی کاموں میں مصروف ہیں۔

جمعیۃ کا دوسرا کیمپ صادق آباد شہر میں تھا جس کے صدر عبیدالرحمان صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ صادق آباد اور میر عبدالرحیم صاحب امیر جمعیۃ صادق آباد نے کام کی نگرانی کی اور امدادی کاموں میں جناب حافظ منور حسین صاحب جناب عبدالرشید صاحب سیکرٹری جنرل جمعیۃ طلباء اسلام صادق آباد اور فیض اللہ خاں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ حکومت کی طرف سے سیلاب زدگان کے لئے دو کیمپ قائم کئے گئے۔

نمبر ۱ گورنمنٹ ہسٹل ہائی سکول اور نمبر ۲ گرلز ہائی سکول صادق آباد۔ لیکن ان کیمپوں میں حکمران طبقہ کی طرف سے کوئی کھانے کا انتظام نہیں کیا گیا۔ جس میں تقریباً ایک ہزار آدمی مقیم تھے۔ اس کا سارا انتظام خورد و نوش صابن تیل پارچات وغیرہ کا انتظام جمعیۃ علماء اسلام نے کیا۔ جو تقریباً ۲۱/۸ سے لیکر مورخہ ۹/۹ تک ایک سو آدمی سے لیکر پندرہ سو آدمیوں تک کھلایا گیا۔ اب بھی ان دونوں کیمپوں میں تقریباً پانچ سو آدمی مقیم ہیں۔ جن کا انتظام جمعیۃ نے سنبھالا ہوا ہے۔ اس وقت دیہی عوام ڈنشار گوٹھ ٹاؤ اور چک نمبر ۲/۱۴، ڈیرہ پاگوانڑ ڈیرہ داری اور ابوظہبی کے کھنڈرات اور خان پور میں ریت کے ٹیلوں میں بسیرا کر رہے ہیں۔ جماعتی حضرات زیادہ تعاون فرما کر ممنون کریں تاکہ ان مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کی جا سکے

(عبدالصبور خاں ڈاہر)

تشدد کی مذمت

حضرت مولانا عبداللطیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے جانشین شیخ التفسیر حضرت لاہوری حضرت مولانا عبیداللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی گرفتاری اور دیگر حضرات علماء کرام اور کارکنوں پر کئے گئے تشدد اور ناروا سلوک کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ اس قسم کی لاقانونیت نہ ہی اسلام میں روا ہے اور نہ ہی جمہوریت اس کی اجازت دیتی ہے۔

ضلع لورالائی جمعیۃ کا نیا انتخاب

ضلع لورالائی جمعیۃ علماء اسلام کے سابق امیر مولانا عبدالحق ایم این اے کے جمعیۃ سے اخراج کے بعد ضلعی جمعیۃ کا مندرجہ ذیل نیا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	مولانا غلام حیدر
نائب امیر	مولانا محمد صاحب
نائب امیر	مولانا محمد یعقوب صاحب
نائب امیر	مولانا محمد عبدالعزیز ”
ناظم اعلیٰ	مولانا فتح خاں
ناظم	مولوی زعفران صاحب
ناظم	مولوی غوث الدین صاحب
ناظم نشریات	عبدالرشید

ضلع کے نئے منتخب ہونے والے امیر حضرت مولانا غلام حیدر نے ایک بیان میں امیر مرکزیہ حضرت درخواستی دامت برکاتہم اور قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ضلع لورالائی جمعیۃ کے کارکن امیر مرکزیہ کے اشارے پر کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

متحدہ جمہوری محاذ کا انتخاب

ہری پور۔ متحدہ جمہوری محاذ تحصیل ہری پور کی مجلس عمل کا اجلاس کل زیر صدارت مولانا سعید الرحمٰن صاحب منعقد ہوا۔ جس میں تحصیل ہری پور کے لئے متحدہ جمہوری محاذ کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل عہدیدار متفقہ طور پر منتخب کئے گئے۔

(۱) صدر مولانا سعید الرحمٰن (جمعیۃ علماء اسلام

(۲) نائب صدر۔ محمد اسلم خاں (نیپ)

(۳) جنرل سیکرٹری۔ ڈاکٹر محمد قریشی (جماعت اسلامی)

(۴) جائنٹ سیکرٹری۔ محمد اقبال چوہان (جماعت اسلامی)

(۵) سیکرٹری نشر و اشاعت۔ عبدالقیوم (جمعیۃ علماء اسلام)

اس کے علاوہ ممبران مالیاتی کمیٹی (۱) محمد فرید (جمعیۃ علماء اسلام) ۲۔ قاضی تیمور (نیپ) ۳۔ اسماعیل ظفر (جماعت اسلامی) ۴۔ اسعد خاں (جمعیۃ علماء پاکستان) آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ متحدہ محاذ کے گیارہ نکات کو فوراً تسلیم کیا جائے۔ تاکہ عوام میں بڑھتی ہوئی بے چینی ختم ہو سکے۔

حضرت درخواستی حیدرآباد سندھ میں

دورۂ حدیث پڑھا رہے ہیں

کراچی (نمائندہ خصوصی) کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مرکزیہ حافظ القرآن والحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی گذشتہ دنوں چند روزہ قیام کے لئے خانپور سے کراچی تشریف لائے۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع کراچی کے زیر اہتمام متعدد مقامات پر کارکنوں کے اجتماعات سے خطاب فرمایا اور کئی جگہ مجلس دعا میں شرکت کی حضرت موصوف ۱۴ شعبان کو حیدرآباد تشریف لے گئے اور ۱۵ شعبان ۱۳۹۳ھ سے مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم نزد گھاس مارکیٹ سالانہ دورۂ تفسیر کا آغاز فرما دیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ دورۂ ہر سال خانپور میں ہوتا تھا۔ اور اس مرتبہ خانپور زیر آب آ جانے کے سبب حیدرآباد میں شروع کیا گیا مدارس عربیہ کے طلباء اور حضرت کے مریدین کے لئے چشمۂ فیض سے مستفیض ہونے کا شاندار موقع ہے۔

(شبیر افضل خاں)

جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم رکن کو صدمہ

رحیم یار خاں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم رکن سید اسماعیل شاہ صاحب کے والد گرامی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ہنگامی اجلاس میں مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت مولانا حماد اللہ شفیق نے فرمائی۔

خوشخبری

جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم رکن محمد حنیف کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے، جس کا نام یاسر عرفات رکھا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کے بہترین کارکن جناب نثار احمد کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا جس کا نام جمال عبدالناصر رکھا گیا

(شبیر احمد عثمانی)

مفتی صاحب پر اظہار اعتماد

جہلم مدنی جامع مسجد کے خطیب مولانا محمد ادریس فاضل دیوبند اور انجمن نوجوانان اسلام پاکستان کے صدر حافظ محمد اکرم زاہد نے ایک مشترکہ بیان میں قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت مفتی صاحب کی حب الوطنی پر کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کیا جا سکتا۔

خراجِ تحسین

متحدہ جمہوری محاذ کی تحریک جمہوریت کے دوران ہم نے ضلع ملتان، مظفر گڑھ، بہاولپور اور بہاولنگر کا دورہ کیا۔ ہر جگہ جماعتی احباب اور متحدہ جمہوری محاذ کے ارکان نے ہمارا خیر مقدم کیا۔ اور مال وجان سے تعاون کیا اور معاونت کا پرخلوص مظاہرہ کیا۔ ہم تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ خاص طور پر ملتان، تلمبہ، کچا کھوہ ضلع ملتان اور ہارون آباد ضلع بہاولنگر کی جماعتوں اور حضرات نے پرخلوص اور قابل قدر تعاون فرمایا۔

(۱) مولانا عبدالقادر نعمانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ ملتان شہر
(۲) شیخ محمد یعقوب جنرل سیکرٹری متحدہ جمہوری محاذ ضلع ملتان

قاسمی کی بجائے نعمانی

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے راہنما حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگرچہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ کی نسبت سے قاسمی کہلانا اعزاز اور فخر کی بات ہے۔ مگر چونکہ زمانہ حال کے بعض ابن الوقتوں نے قاسمی کی نسبت اختیار کر کے خود غرضی ابن الوقتی اور کجروی کے باعث اس مبارک نسبت کے تقدس کو مجروح کر دیا ہے اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمہ کے مشن کو قول وفعل سے نقصان پہنچایا ہے۔ اس لئے مجھے ان حضرات کے ساتھ اس نسبت میں شرکت بھی گوارا نہیں۔ چنانچہ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے مشورہ سے قاسمی کی نسبت ترک کر کے نعمانی کی نسبت اختیار کر لی ہے۔ اس لئے مجھے آئندہ عبدالقادر نعمانی کے نام سے یاد کیا جائے۔

قانون کی بالادستی قائم کی جائے

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل پنوں عاقل کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں:۔

(۱) یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) صوبائی جمعیۃ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا گیا۔ جس میں کراچی کے چند ارکان کو پالیسی کی خلاف ورزی کرنے پر جمعیۃ سے خارج کیا گیا۔

(۳) ملک میں بڑھتی ہوئی بد امنی لاقانونیت اور کمر توڑ مہنگائی کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اگر وہ قانون کی حکومت قائم نہیں کر سکتی تو نااہلی کا اقرار کر کے مستعفی ہو جائے۔

عوام ہمارے ساتھ ہیں

جمعیۃ علماء اسلام روجھان ڈیرہ غازی خاں کے راہنما مولانا عبدالکریم نیاز نے پی، پی، پی کے منشی علی محمد کے اس الزام کی تردید کی ہے کہ مولانا نیاز نے عوام سے سول نافرمانی کی اپیل کی۔ جس سے عوام نے تعاون نہ کیا۔ آپ نے کہا ہم نے حکومت کی جبر وتشدد کی پالیسی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ۲۷ ستمبر کو جلسہ کیا۔ جو پولیس کی رکاوٹوں کے باوجود کامیاب رہا اور عوام نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ آپ نے کہا۔ منشی علی محمد نے ہمیشہ جھوٹ اور دریوزہ گری کے ذریعہ اپنی سیاست چمکانے کی کوشش کی۔ مگر یہ چال کبھی کامیاب نہیں ہوئی۔

علماء کرام کا بورڈ قائم کیا جائے

نعمان پورہ باغ۔ مولانا امیر الزمان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء آزاد جموں وکشمیر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت آزاد کشمیر عُشر اور زکوٰۃ کے مصارف کا تعین کرنے کے لئے علماء کرام کا ایک بورڈ قائم کرے۔ کیونکہ عشر اور زکوٰۃ کی سرکاری طور پر وصولی سے چند امور کا تعین ضروری ہے۔ حکومت آزاد کشمیر بار بار یہ اعلان کر چکی ہے کہ اراضی کا مالیہ ختم کر کے عشر اور زکوٰۃ خود وصول کرے گی۔ بلاشک یہ اعلان خوش آیند ہے۔ مگر جب تک عشر اور زکوٰۃ کو وصول کرنے اور اس کو خرچ کرنے کے بنیادی امور کا تعین نہیں ہوتا۔ اس وقت تک یہ اعلان صرف ایک اعلان کی حیثیت سے زیادہ نہیں ہے۔ قرونِ اولیٰ کی اسلامی حکومتیں اموال ظاہرہ سے زکوٰۃ وصول کرتی تھیں۔ اموال باطنہ سے یعنی سونا، چاندی یا زیورات وغیرہ سے مالک نصاب خود زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔ اموال باطنہ سے اگر حکومت خود زکوٰۃ وصول کرے تو کیا یہ زکوٰۃ متصور ہوگی یہ امور طے کئے جانے ضروری ہیں۔

تحصیل پشاور کا دورہ

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل پشاور کے امیر مولانا فضل حق صاحب نائب امیر سید محمد حسین شاہ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر فضل الرحمن ناظم مولانا شمس الحق اور اسیر تپہ خلیل مولانا عبدالسلام پر مشتمل وفد نے اگی، سفید ڈھیری، سنگو لنڈی، کنڈہ خیل، متنی بڈھ بیر، شہاب خیل، شہباز بابا اور تحصیل پشاور کے دیگر مقامات کا دورہ کیا اور عام جلسوں کے علاوہ جماعتی کارکنوں کے اجتماعات سے بھی خطاب کیا اور متحدہ جمہوری محاذ کی تحریک کے بارے میں عوام کو آگاہ کیا۔

پریم کوٹ (حافظ آباد) میں ایک قادیانی گھرانہ کا قبول اسلام

مورخہ ۱۹؍ اگست بروز اتوار پریم کوٹ کی مسجد کے پیش امام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا محمد نواز صاحب و حافظ عبدالوہاب صاحب نمائندہ مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد کے دست مبارک پر مذکورہ حضرات مشرف باسلام ہوئے۔ ہر دو حضرات نے انہیں اسلام قبول کرنے پر مبارکباد دی۔ ان حضرات نے بتایا کہ ہمارے والد شیر محمد مذکور قادیانی جماعت سے مسلک تھے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار تھے۔ اس لحاظ سے ہم جدی قادیانی تھے۔ اب ہم کافی مدت سے مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر نمائندہ ختم نبوت حافظ آباد سے حاصل کرتے رہے اور اس کا مطالعہ کر کے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ نبوت میں کذاب اور دجال تھا۔ اور وہ خود اور اس کے ماننے والے کافر ہیں۔ اب ہمیں اسلام قبول کر کے دلی مسرت اور قلبی اطمینان نصیب ہوا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد دعویٰ نبوت کفر ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائے آمین!

(حافظ عبدالوہاب ناظم دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت
حافظ آباد (گوجرانوالہ)

جمعیۃ علماء اسلام شولگرہ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس بمقام خزانہ ڈھیری پتہ شولگرہ زیر صدارت مولانا عبدالصمد صاحب ہوا مقررین نے جمعیۃ کے نصب العین بیان کرتے ہوئے مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ کو یقین دلایا کہ ہم اکابرین اسلاف کی طرح دین کے تحفظ اور ملک میں اسلامی قانون کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

ایک قرارداد میں کہا گیا کہ

یہ اجلاس پیر طریقت حضرت مولانا عبدالمالک صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ کریم حضرت کو جوار رحمت میں رکھے اور پسماندگان کو صبر عطا کرے۔

بعد میں قرآن شریف ختم کر کے ایصال ثواب کیا گیا

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا جس کا نام سعید الرحمٰن ہے رنگ گندمی عمر ۱۵ سال ہے۔ بابلین نیلے رنگ کا سوٹ اور ٹوپی سرخ رنگ کی پہن رکھی ہے۔ قد تقریباً ۴ فٹ آنکھیں ہمیشہ خراب رہتی ہیں۔ جن صاحب کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں (دفتر جمعیۃ علماء اسلام میزان مارکیٹ کوئٹہ)

کتاب الکبائر

قسط نمبر ۸

تالیف:۔ امام شمس الدین الذہبیؒ

ترجمہ:۔ زاہد الراشدی

افطارِ صوم و ترکِ حج

چھٹا کبیرہ گناہ روزہ ترک کرنا ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا فعدۃ من ایام اخر

اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا اس توقع پر کہ تم متقی بن جاؤ۔

تھوڑے دنوں روزہ رکھ لیا کرو پھر جو شخص تم میں بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا شمار کر کے ان میں روزہ رکھنا واجب ہے۔

صحیحین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ۱۔ کلمہ طیبہ کا اقرار ۲۔ نماز کا قیام۔ ۳۔ زکوٰۃ کی ادائیگی ۴۔ بیت اللہ شریف کا حج ۵۔ رمضان المبارک کے روزے

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

من افطر یوما من رمضان بلا عذر لم یقضہ صیام الدھر و ان صامہ

جس نے رمضان کا ایک روزہ بغیر عذر افطار کیا اگر وہ زمانہ بھر بھی روزہ رکھے تو اس کی قضا نہیں بن سکیگی

(رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ)

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے ارشاد فرمایا:۔

عری الاسلام و قواعد الدین ثلاثۃ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ والصلوٰۃ وصوم رمضان

جب اسلام ظاہر ہوا تو اسلام کی بنیادیں تین تھیں ۱۔ توحید و رسالت کا اقرار ۲۔ نماز اور ۳۔ رمضان المبارک کے روزے۔

جس نے ان میں سے ایک کو بھی ترک کر دیا (جائز سمجھ کر) تو وہ کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس چیز سے ہمیں پناہ دے۔

ساتواں کبیرہ گناہ ترک حج ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا

اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس کے گھر کا حج کرنا ہے اس شخص پر جو وہاں پہنچنے کی طاقت رکھے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص زاد راہ اور سواری کا مالک ہے، جس کے ذریعہ وہ بیت اللہ تک پہنچ سکتا ہے پھر بھی اس نے حج نہ کیا تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے لئے حج فرض ہے جو شخص وہاں پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے۔

(رواہ الترمذی والبیہقی)

اور امیرالمومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ مختلف شہروں میں اپنے نمائندے بھیجوں کہ وہ ان لوگوں کو ڈھونڈیں جو استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے، اور ان پر (ذمیوں کی طرح) جزیہ لگا دیں کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔

(رواہ سعید بن منصور فی سننہ)

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ جس شخص نے بھی طاقت کے باوجود حج نہ کیا اور اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دی وہ موت کے وقت رجعت کا سوال کرے گا۔ عرض کیا گیا کہ حضرت رجعت کا سوال تو کفار کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب مقدس میں جو ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

و انفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الیٰ اجل قریب فاصدق و اکن من الصالحین

ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے اس سے پہلے پہلے خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی پر موت آ کھڑی ہو۔ پھر وہ کہنے لگے، اے میرے پروردگار مجھ کو اور تھوڑے دنوں کی موت کیوں نہ دی کہ میں خیر خیرات کر لیتا اور نیک کام کرنے والوں میں شامل ہو جاتا۔

یہاں "فاصدق" سے مراد ہے کہ تاکہ میں زکوٰۃ ادا کر لوں اور "اکن من الصالحین" کا مطلب یہ ہے کہ میں حج ادا کر لوں۔

آپ سے پوچھا گیا کہ حضرت زکوٰۃ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا دو سو درہم یا اتنی قیمت کے سونے پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔

پھر سوال ہوا کہ حضرت یہ فرمایئے کہ حج کب واجب ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا، جب زادِ راہ اور سواری کا بندوبست ہو جائے۔

حضرت سعید بن جبیرؒ نے فرمایا کہ میرا ایک پڑوسی [illegible] گیا کہ اس نے طاقت کے باوجود حج نہیں کیا تھا تو میں نے اس کا جنازہ نہیں پڑھا۔

بقیہ صفحہ ۲۵

(۳) آپ کی مخالفت ایسے لوگ بھی کرتے ہیں جن کا نسب مجہول ہے، اور جن کے باپوں کے عام چرچے ہوتے بلکہ اشتہار تک چھپتے ہیں کہ ان کے باپ تھے بھی یا نہیں۔

(۴) آپ کی مخالفت ان عناصر کی طرف سے ہوتی ہے جو صرف دوسروں کے نوالوں پر پلتے اور دوسروں کی قے چاٹتے ہیں۔

(۵) آپ کی مخالفت ایسے لوگ بھی کرتے ہیں جو اپنی اولاد کو لے کر بازاروں میں پھرتے اور اپنے بچوں کے سامنے ۔۔۔۔ مادر زاد ننگا ہو کر نہانے کو عیب نہیں سمجھتے۔

(۶) آپ کی مخالفت وہ کمینے کرتے ہیں جو پاکیزہ سنی علماء کو کرگس اور بھیڑیے لکھنے یا کہنے سے نہیں شرماتے

(۷) آپ کی مخالفت وہ لوگ کرتے ہیں جو سٹیجوں پر اپنی لڑکیوں کے لئے جہیز کی پیشکشوں کا ذکر کر کے دوسروں کو اشارۃً دعوت دیتے ہیں کہ میری لڑکی کے بیاہ کے لئے جہیز مہیا کرو۔

(۸) آپ کی مخالفت وہ بے پیندے کے لوٹے کرتے ہیں جو (باقی ص ۱۶ پر)

بقیہ — مفتی محمود کے مخالفین

ایک دن ایک پارٹی کی تعریف اور دوسرے دن اسی کو گالیاں دیتے ہیں۔

(۹) آپ کی مخالفت وہ جھوٹے اور بے ایمان کرتے ہیں جن کو جھوٹ بولنے میں مزا آتا ہے۔ مثلاً یہ کہ حضرت مفتی صاحب موصوف نے ٹیوب ویل لگائے۔ حضرت مفتی صاحب نے اتنے ہزار روپے لئے۔ ان کا جواب سوائے اس کے کیا ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ان بے غیرتوں پر پھٹکار برستی ہے۔ مگر شرم حیا کتیا ست کہ پیشِ مرداں بباید۔

(۱۰) آپ کی مخالفت وہ ابلیس صفت لوگ کرتے ہیں جو کبھی آپ کو حضرت ابو حنیفہؒ اور حضرت احمد بن حنبلؒ کا صحیح جانشین کہتے تھے۔

(۱۱) آپ کی مخالفت وہ بے شرم کرتے ہیں جو دین سے جاہل ہونے کے باوجود صحابہ کرامؓ کے خلاف لکھی ہوئی مردود مودودی کی کتاب خلافت و ملوکیت کی تعریفوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔

(۱۲) آپ کی مخالفت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو سستی شہرت چاہتے یا آسان طریقہ سے پیٹ کا جہنم بھرنا چاہتے ہیں۔ ہم ان احمقوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب موصوف کے خلاف بکواس کرنے سے لوگ خود تم کو کنجر کہنے لگ گئے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کی موٹر بفضلہ تعالیٰ آگے نکل چکی ہے۔ اب اس کے گرد و غبار کو پھونکنا صرف کتا پن ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے سامنے نہ اقتدار ہے نہ جاہ طلبی۔ وہ دین اور صرف دین کی سربلندی کے لئے سرگرم عمل ہے۔ نتائج اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتے ہوئے وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں بڑے بڑے اولیاء کرام اور اولیاء عظام کی سرپرستی میں مصروف عمل ہے۔

اللہ تعالےٰ حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی محمود صاحب کی عمر صحت اخلاص اور علمی و عملی جہاد میں مزید برکات عنایت فرمائیں۔ آمین!

مولانا عبید اللہ انور رہا ہو گئے

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ، جمعیۃ کے قانونی مشیر جناب قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ، لاہور شہر جمعیۃ کے امیر جناب عبدالحمید بٹ اور ڈی پی آر کے تحت گرفتار ہونے والے دیگر راہنما گذشتہ روز رہا ہو گئے

جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر امداد کیجئے

محترم اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات انجام دے رہی ہے ملک میں موجودہ الحاد آفرین قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔ معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔

معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔ ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے، علماء اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ کے بیت المال کو مستحکم کرنے کے لئے جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں اور رجب، شعبان، رمضان مبارک کے مہینوں میں صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔ بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقوم کا تعین فرمائیں تاکہ اسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے۔

محمد عبد اللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام خان پور،

محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ملتان)

— رقوم —

ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔

اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے اکابر جمعیۃ کی

خود غرضی، ابن الوقتی

